

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

النَّصُوفُ كُلُّهُ

اشرف الآداب في بيان المعاشرة والاخلاق



افادات :- حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

ترتیب

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب قریشی ہارون آباد

خلیفہ مجاز مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر :- ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد۔ ضلع بہاولنگر

تقریظ

یادگار سلف صالحین سیدی حضرت مولانا حاجی محمد شریف صاحب مدظلہم
سرپرست ادارہ تالیفات اشرفیہ مارون آباد

۷۸۶

بخدمت مولانا محمد اقبال صاحب قریشی زیچب ہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اتابعہ! آپ کا مضمون ”ادب اور اس کی ضرورت“ تلا کسی مضمون کی اصلاح کا کام
تواہل علم حضرات ہی کو زیبا ہے۔ مجھ جیسا جاہل نالائق اس کا اہل کہاں۔ لیکن بہر حال اپنی
اصلاح کی نیت سے حرفاً حرفاً پڑھا۔ پُر لطف اور پُر معنی مضمون تھا۔ جون جون پڑھتا جاتا
تھا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ بعض ایسے لطیف آداب پہلی بار پڑھے کہ میں خود ندامت میں
دوب دو ب جاتا تھا اور اپنی اصلاح کی فکر پاتا تھا۔ کجھ اللہ مجھے بے حد نفع ہوا۔
اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس سے نفع دیں اور جو بھی پڑھے وہ ایسا ہی بن جائے
جیسا مضمون بنانا چاہتا ہے۔ جناب کی محبت اور دعاؤں سے بے حد مسرور ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان کے ہم بے آپ کو اپنی محبت کا ملکہ عطا فرمادیں۔ اور پھر مضمون کا ثواب
اس احقر کے لئے وقف فرما تو کمال ہی ذرہ نوازی ہے بہت بہت دعائیں دیتا ہوں۔

احقر محمد شریف عفی عنہ

مکان نمبر ۷۹، نوال شہر ملتان۔

اجمالی فہرست مضامین رسالہ اشرف الآداب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	ادب کی تاکید میں آیات	۷
۲	تاکیدِ ادب میں احادیثِ مبارکہ	۱۱
۳	ادب اور اس کی ضرورت (مفصل مضمون)	۱۷
۴	حق سبحانہ و تعالیٰ کا ادب سب سے زیادہ ضروری ہے :-	۲۹
۵	سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب	۳۱
۶	آدابِ زیارتِ روضۃ اقدس	۳۲
۷	حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب	۳۲
۸	حضراتِ اہل بیت رضی اللہ عنہم کا ادب	۳۳
۹	قرآن مجید کا ادب	۳۴
۱۰	آدابِ تلاوت	۳۵
۱۱	آدابِ مسجد	۳۵
۱۲	آدابِ ذکر	۳۶
۱۳	آدابِ دعا	۳۷
۱۴	استغفار کے آداب	۳۷

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۳۷	امام مقرر کرنے کے آداب	۱۵
۳۸	آداب مجلس	۱۶
۳۸	آداب مجلس	۱۷
۳۹	والدین کے آداب	۱۸
۴۰	کھانا کھانے کے آداب	۱۹
۴۱	پانی پینے کے آداب	۲۰
۴۲	میزبان کے آداب	۲۱
۴۲	مہمان کے آداب	۲۲
۴۲	سونے کے آداب	۲۳
۴۳	لباس کے آداب	۲۴
۴۴	عیادت کے آداب	۲۵
۴۴	مسلمان بھائی کا عیب ظاہر کرنے کے آداب	۲۶
۴۵	قسم کے آداب	۲۷
۴۵	آداب خط و کتابت	۲۸
۴۷	آداب خواب	۲۹
۴۷	آداب طب	۳۰
۴۸	آداب سلام	۳۱

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۴۸	مصافحہ و معالقبہ و قیام۔	۳۲
۴۹	بیٹھنے، لیٹنے اور چلنے کے آداب	۳۳
۴۹	اجازت لینے کے آداب	۳۴
۵۰	شعر کہنے سننے کے آداب	۳۵
۵۰	مزاح کے آداب	۳۶
۵۰	کسی کا انتظار کرنے کے آداب	۳۷
۵۱	ہیرہ دینے کے آداب	۳۸
۵۲	آداب سفر	۳۹
۵۲	وعظ کہنے کے آداب	۴۰
۵۲	وعظ سننے کے آداب	۴۱
۵۳	نوشہ جوڑوں کے آداب	۴۲
۵۳	سکرات اور بعد موت کے آداب	۴۳



ادب کی تاکید میں آیات

۱۔ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (الحج آیت ۳۲)
ترجمہ :- اور جو شخص دین خداوندی کی ان یادگاروں کا پورا لحاظ رکھے گا تو ان کا یہ لحاظ دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے۔

فائدہ ! یہ دو امر پر دل ہے۔ ایک یہ کہ اصل محل تقویٰ کا قلب ہے۔
دوسرے یہ کہ معاملہ دین کی تعلیم (حد شرعی کے انفرادی) جس میں اولیاء و انبیاء کے آثار بھی داخل ہو گئے۔ (مسائل السلوک من کلام ملوک الملوک)۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تعظیم شعائر اللہ خوف خدا کی علامت ہے۔ کیونکہ خوف خدا ہی ایک ایسی چیز ہے۔
(فانہا من تقوی القلوب) جو تعظیم شعائر اللہ کا باعث ہے۔۔۔۔۔ (تعظیم الشعائر)

۲۔ فَبِئْسَ مَا آذَنَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ وَيَذْكُرَ فِيهَا اسْمُهُ لَا يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (النور آیت ۳۶)

ترجمہ :- وہ ایسے گھروں میں ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔ ان میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

ف ! بقول ابو حیان، بیوت عام ہے مساجد اور مدارس اور خانقاہوں کو اور رفع سے مراد ان کی تعظیم قدر۔ پس اس بنا پر اس میں خانقاہوں کی فضیلت ہے جو ذکر کے لئے موضوع ہیں وہ عمل میں لائی جائے۔ (مسائل السلوک)

۳۔ وَيَذَعُ الْإِنْسَانَ بِالْشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ط وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجْوًا لَا

در بنی اسرائیل آیت ۱۱۱

ترجمہ :- اور انسان برائی کی ایسی درخواست کرتا ہے جس طرح بھلائی کی درخواست اور انسان جلد باز ہے

ف ! اس میں اشارہ ہے بعض آداب دعا کی طرف کہ استعجال ذکرے خصوصاً بددعائیں خصوصاً دوسرے کے لئے مخصوص اپنے انتقام کے لئے جیسے بہت سے مٹی غیظ نفس میں مسلمانوں کے لئے بددعا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ضرور قبول ہوگی گویا خدائی ان کے قبضے میں ہے۔ (مسائل السلوک)

۴۔ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عِلَّمْتَ رُشْدًا۔ (الکہف آیت ۶۶)

ترجمہ :- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان حضرت نضر علیہ السلام سے فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پر جو علم غیبی آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے آپ مجھ کو سکھادیں۔

ف ! اسلوب کلام میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کلام میں حضرت نضر علیہ السلام کے ساتھ کس قدر تواضع و ادب اور لطف کی رعایت فرمائی (مسائل السلوک)۔ اس میں اپنے شیخ اور استاد سے ادب و تواضع سے گفتگو کرنے کا امر ہے۔

۵۔ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط (النور آیت ۶۳)

ترجمہ :- تم لوگ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بلانے کو ایسا مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلانا ہے

ف ! اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ شیخ کا خاص ادب و احترام کرے۔ اور دوسروں کے معاملات میں اس کو متاثر رکھے۔ (مسائل السلوک)۔

۶۔ وَلَوْلَا إِذْ سَبَحْنَاهُ قُلُوبُهُ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَسْكَمَ بِهَذَا

سُبْحَانِكَ هَذَا بُهْمَانٌ عَجَبِيٌّ (النور آیت ۱۶)

ترجمہ :- اور تم نے جب اس کو سنا تھا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہم کو زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے بھی نکالیں۔ معاذ اللہ یہ تو بڑا بہتان ہے۔

ف ! چونکہ اس قصہ میں علاوہ عام گناہ تہمت کے خاص یہ بات بھی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ سے تعرض تھا اور زیادہ انکار کا سبب یہی ہے تو اس بنا پر یہ اس پر دال ہے کہ شیخ کے اہل و عیال کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنا چاہیئے اور ان کو ایذا پہنچانا دوسروں کی ایذا سے زیادہ قبیح ہے۔ (مسائل السلوک)

۷۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْعُدُوا بُيُوتَ اللَّهِ رُسُلِهِ

وَاقْعُوا اللَّهَ وَإِنَّ اللَّهَ شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ (الحجرات آیت ۱)

ترجمہ :- اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے پہلے بیعت کر لیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے اور سننے والا ہے۔

ف ! اس میں عمل بالشرع کا لزوم اور ادب کی رعایت اور مقتضیات طبع کا ترک مذکور ہے۔ (مسائل السلوک)

۸۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ

النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ

(ملہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۲﴾ (الحجرات آیت ۲)

ترجمہ :- اے ایمان والو اپنی آوازیں پھیر کی آواز سے بلند مت کیا کرو، اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو۔ کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔
 ف ۱! اس سے معلوم ہوا کہ ایذا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حرام ہے اور اس کا وہی اثر ہے جو کفر کا ہے یعنی اعمال ضبط ہو جاتے ہیں۔ (مضار المعصیت ص ۱۹)
 چونکہ امت کے اعمال ہر سو موافق اور جمعرات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں۔ اور اگر امت کے برے اعمال کا آپ کو پتہ چلے تو اس سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہمیشہ گناہوں سے بچنا چاہیئے۔

ف ۲! اس آیت میں صاف تصریح ہے کہ بے ادبی سے ضبط عمل ہوگا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شریعت اسلامی نے سلیقہ اور ادب سکھایا ہے۔ (مضار المعصیت ص ۱۹)
 ف ۳۔ یہ آیات اصل ہیں شیخ کے ادب و احترام میں۔ (مسائل السلوک)
 ۹۔ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۲۰﴾ (الکہف آیت ۲۰)

ترجمہ :- اور وہ وقت یاد کرو جب کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم (یوشع بن نون)

د حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۱۔ محققین نے فرمایا ہے کہ یہی ادب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مقدس یعنی حدیث شریف کا ہے کہ اس کے درس کے وقت پست آواز سے بولنا چاہیئے۔ (فروع الایمان ص ۵)

سے فرمایا کہ میں اس سفر میں برابر چلا جاؤں گا یہاں تک کہ اس موقع پر پہنچ جاؤں جہاں دو دریا آپس میں ملتے ہیں یا یوں ہی زمانہ دراز تک چلتا رہوں گا۔
 ف ! اس میں بھی حسن ادب ہے کہ سفر کی ضروری باتوں سے اپنے رفیق اور خادم کو بھی باخبر کر دینا چاہیے۔ متکبر لوگ اپنے خادموں اور نوکروں کو ناقابل خطاب سمجھتے ہیں نہ اپنے سفر کے متعلق ان کو کچھ بتاتے ہیں۔

تفسیر معارف القرآن، سیدی و مرشدی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی

۱۰۔ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا سَلَامًا ط قَالَ

سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْتَ جَاءَ عِزِّي حَنِيدٌ ۝ (ہود آیت ۶۹)

ترجمہ :- اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس

بشارت لے کر آئے اور انہوں نے سلام کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام،

نے بھی سلام کیا۔ پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچہڑا لائے۔

ف ! اس میں بعض آداب ضیافت پر دلالت ہے ایک یہ کہ ٹھہرانے میں اکرام

کرے پھر طعام سے اکرام کرے۔ (مسائل السلوک)

تاکید ادب میں احادیث مبارکہ

۱۔ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحِلُّ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ تَحُلٍّ

أَفْضَلُ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ۔ (رواہ الترمذی والبیہقی کذا فی مشکوٰۃ)

ترجمہ :- ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (اولاد والے نے اپنی

اولاد کو کوئی دینے کی چیز ایسی نہیں دی جو اچھے ادب سے بڑھ کر ہو۔

۲۔ عن ابن عباس رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنْ الْأَخَوَاتِ فَأَدَّبَهُنَّ وَرَجَّهَهُنَّ حَتَّى يُغْنِيَهُنَّ اللَّهُ أَوْ جَبَّ اللَّهُ لَهُ أَمْثَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ أَتَيْنِي قَالَ أَوْ أَتَيْنِي حَتَّى لَوْ قَالُوا أَوْ وَاجِدَةً لَقَالَ وَاجِدَةً۔
ترجمہ :- ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تین بیٹیوں کی یا اسی طرح تین بہنوں کی عیال داری کرے پھر ان کو ادب سکھلا دے اور ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بے فکر کر دے یعنی ان کی شادی ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت کو واجب کر دے گا ایک شخص نے دو کی نسبت پوچھا۔ آپ نے فرمایا دو میں بھی یہی فضیلت ہے اگر صحابہ کرام رضی ایک کے بارے میں دریافت کرتے تو آپ فرماتے کہ ایک میں بھی یہی فضیلت ہے۔

ف ! قاموس وغیرہ میں ادب کے معنی علم کے لکھے ہیں۔ سو حقیقی ادب وہی کر سکتا ہے جو علم دین سے واقف ہو۔ اس لئے اپنی اولاد کو علم دین پڑھانا چاہیئے تاکہ ان کو صحیح معنوں میں ادب حاصل ہو۔ کیونکہ ادب بھی اسلام نے سکھایا ہے۔

۳۔ اکرعوا الخبز فی المستدرک للحاکم من طریق غالب

القطان عن کریمۃ بنت ہمام عن عائشۃ رضی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ۔ والتشرف بعرفت احادیث التصوف ص ۲۱۲

ترجمہ :- ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روٹی کا ادب کرو۔

ف ! اسی وجہ سے تم اکثر اہل ادب کو دیکھتے ہو کہ روٹی کو پاؤں میں آنے سے ،
بچانے کا بہت اہتمام کرتے ہیں اور مقاصد حسنہ میں بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ
گیہوں جب پاؤں میں آتا ہے تو خدا تعالیٰ سے شکایت کرتا ہے۔ اور اس کے سبب
قحط ہو جاتا ہے ۔

۴۔ من رفع کتابا عن الطريق الدار قطنی فی الافراد من
حدیث سلیمان بن الربیع عن ہمام ابن یحییٰ عن عمر
بن عبد اللہ عن یحییٰ ابن ابی کثیر عن ابن ابی
أمامة رض عن ابی ہریرة رض بہ مرفوعا لابی الشیخ عن
انصر رض رفعہ من رفع قرطاسا من الارض فیہ بسم
اللہ اجلالاً لکتاب من الصدیقین ۔

(التشرف بمعرفت احادیث التصوف ص ۲۴۵)

ترجمہ :- جو شخص کوئی لکھا ہوا کاغذ راستہ سے اٹھالے نیز حضرت انس رض سے
مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص نے زمین سے کاغذ اٹھالیا جس میں بسم اللہ
تھی ۔ ادب و تعظیم کے سبب وہ صدیقین میں لکھا جائے گا ۔

ف ! اور اسی پر عمل ہے اہل ادب کا جہاں تک ان کے بس میں ہے اور
ان میں جو اہل درایت ہیں انہوں نے اس حکم کو ایسے کاغذات کی طرف بھی متعدی کیا
ہے جن میں حروف ہوں ، جو مادہ ہے اذکار کا گو ہیئت نہ ہو ۔ یعنی بسم اللہ وغیرہ
لکھی ہوئی نہ ہو ۔ اور کوئی عبارت ہو ، مگر اس عبارت کے حروف وہی ہیں جس سے
اسماء الہیہ و کلام الہی مرکب ہے پھر اس سے آگے متعدی کیا ہے ۔ ان حروف ۔

محل یعنی سادہ کاغذ تک اگرچہ اس میں کچھ لکھا نہ ہو مگر ان سب مراتب میں تفاوت ہے
یعنی جس پر بسم اللہ وغیرہ لکھی ہو اس کا سب سے زیادہ ادب ہے پھر اس کا جس میں
کوئی دوسری عبارت لکھی ہو پھر خالی کاغذ کا۔

۵۔۔۔۔۔ ما استخف قوم بحق الخبز الا ابتلاهم

اللہ بالجوع۔ الخطیب البغدادی۔ (التشریف ص ۳۳)

ترجمہ :- کسی قوم نے روٹی کے حق کی بے قدری نہیں کی مگر اللہ تعالیٰ نے ان
کو بھوک میں مبتلا کر دیا۔

ف ! اس سے اہل طریق رزق خصوص روٹی کے ادب میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔

۶۔۔۔۔۔ اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه وفي اوله

قصه في قدم جرير بن عبد الله الحاكم من حديث

جابر بن عبد الله وقال صحيح الاسناد۔ (التشریف ص ۳۴)

ترجمہ :- جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تم اس کا اکرام کرو۔

ف ! یہ حدیث اپنے عموم پر دلالت کرتی ہے۔ ہر رئیس کے مدارات کے منہ

ہونے پر گورہ کافر ہو اس لئے کہ اس میں مصلحت ہے کہ خیر پر اس کی تالیف قلب یا شر
سے بچاؤ لیکن محض طمع دنیوی کی غرض سے نہ ہو کہ وہ جائز نہیں۔

۷۔۔۔۔۔ افضل الناس مؤمن بین کریمین۔ رواہ الطبرانی

عن کعب بن مالک ضعیف (التشریف ص ۳۵)

ترجمہ :- سب لوگوں سے افضل وہ مؤمن ہے جو دو کریموں کے درمیان ہو۔ یعنی

اس کے ماں باپ متقی ہوں۔

فت ! یہ حدیث صوفیہ کے اس معمول کی اصل ہے کہ وہ بزرگوں کی اولاد کی زیادہ تعظیم کرتے ہیں جیسا کہ مشاہدہ ہے کیوں کہ حدیث بزرگوں کی اولاد کو دوسرے عوام پر ترجیح دیتی ہے۔

۸۔ وعن ابن عباس رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویأمر
بالعروف وینہ عن المنکر۔ (رواہ الترمذی وقال هذا
حدیث غریب)۔

ترجمہ :- حضرت ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم
نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیک کام کی نصیحت اور
برے کام سے منع نہ کرے۔

فت ! اس حدیث میں چھوٹوں کو بڑوں کی تعظیم و ادب نہ کرنے پر لسان رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے جو وعید ہے وہ ظاہر ہے اس سے اس کا خیال لازم ہے
کیونکہ حج گفۃ او گفۃ اللہ بود۔

۹۔ عن عائشۃ رضی فی حدیث طویل قالت کان لعلی رضی وجہ
من الناس حیوۃ فاطمۃ رضی فلما ماتت انصرفت وجوہ الناس
عنہ (اخرج الشیخان واللفظ لمسلم)

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعد وفات رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہ رضی کی حیات تک حضرت علی رضی کی وجہ

لوگوں کی نظر میں زیادہ ہی جب ان کا انتقال ہو گیا تو لوگوں کا رخ ذرا بدل گیا۔
 ف ۱ اہل طریق کی عادت طبعیہ ہے کہ بزرگوں کے سنتین کو محض اس انتساب کی وجہ
 سے معظّم سمجھتے ہیں۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر حضرات صحابہ کرام میں بھی
 طبعاً پایا جاتا تھا۔ (الکشف عن معانی التصوف ص ۵۳۶)

۱۰۔ عن عائشة ؓ قالت كنت أدخل بيتي دالّ قولها، فلما

دفن عمر معهم وما دخلت الا وانما شدودة على ثيابي

حياء من عمر ؓ (رواه احمد)

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مدفون ہونے تک تو اس حجرہ
 میں جس میں یہ حضرات مدفون ہیں بے تکلف چلی جایا کرتی تھی۔ جب حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کے گئے پھر میں وہاں بدوں اس کے کہ میرے کپڑے مجھ پر خوب
 لپٹے ہوئے ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شرم آنے کی وجہ سے نہیں گئی۔

ف ۱ بزرگوں نے لکھا ہے کہ ہر مردہ کی قبر پر حاضر ہو کر اس کا اتنا ادب کرے
 کہ جتنا حالت حیات میں کرتا تھا۔ بشرط عدم تجاوز عن الشرع۔ مثلاً قبر سے اتنے فاصلہ
 پر بیٹھے جتنے فاصلے سے حیات میں بیٹھتا تھا۔

(الکشف عن معانی التصوف ص ۶۶۳)



ادب اور اس کی ضرورت

ادب - عربی زبان میں قاعدہ یا طریقہ کو کہتے ہیں۔ اصطلاح شریعہ

ادب کا مفہوم | میں اسلام نے جو قاعدے کہ کسی کام کو کرنے کے لئے بتائے

ان کا نام ادب ہے۔

ادب تعلیم کا نام نہیں۔ یہ تو سبھی ادب ہے۔ حقیقی ادب نام

ادب کی حقیقت | ہے راحت رسانی کا، مجالس حکیم الامت (یعنی انسان کسی

کا ادب کرنا چاہے تو ایسے کام کرے جس سے اس کو راحت ہو اور تکلیف نہ پہنچے۔

سید الطائفہ حضرت حاجی امجد اللہ صاحب مہاجر کی قدس

تصوف سر اسرار ادب | سرہ کا ارشاد ہے کہ طالب طریقی تصوف کو چاہئے کہ ادب

ہی کا نام ہے | ظاہری و باطنی کو نگاہ رکھے۔ ادب ظاہری یہ ہے کہ خلق

کے ساتھ بحسن ادب و کمال تواضع و اخلاق پیش آوے۔ اور ادب باطنی یہ ہے کہ تمام

اوقات و احوال و مقامات باحتی سجانہ رہے بحسن ادب ظاہر سر نامہ ادب باطن کا ہے

اور حسن ادب ترجمان عقل ہے بلکہ "التصوف کلہ ادب" دیکھو حق تعالیٰ اہل ادب

کی بزرگی کی مدح فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ يَعْصُونَ أَمْرًا تَهْتَدُونَ لَهُ، أَجْرٌ عَظِيمٌ

جو کوئی کہ ادب سے محروم ہے وہ خیرات و برکات سے محروم ہے اور جو کہ محروم از

ادب ہے وہ قرب حق سے بھی محروم ہے۔

بعض مرتبہ ادب مغفرت کا سبب بن جاتا ہے

ایک شخص جاری پانی پر بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا اسے معلوم ہوا کہ بائیں طرف حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وضو کر رہے ہیں اور میرا غسلہ استعمال شدہ پانی، ان کی

طرف جارہا ہے یہ تو ان کی بے ادبی ہے۔ اس لئے وہ ادب کی خاطر دائیں طرف سے اٹھ کر امام صاحب کے بائیں جانب جا بیٹھا۔ حق تعالیٰ نے اسی ادب کی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔ ادب بڑی چیز ہے۔ (ذخیر الافادات ملفوظ ص ۷۷)

ادب تاجیست از فضل الہی

بندہ بر سر و بر حبا کہ خواہی

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت حکیم الامت سے ایک پٹواری نے بیان کیا تھا کہ ایک تین حیدر آباد میں بیمار ہو گئی اس کے لڑکے میرے پاس آئے اور کہا ہماری والدہ جنوں میں انگریزی بول رہی ہیں۔ میں گیا تو فصیح عربی میں کہہ رہی تھی جَاءَ الرَّجُلَانِ آگے بھی عربی کی کچھ عبارت تھی جس کا مطلب تھا کہ دونیک خوب صورت آدمی آئے ان کو جگہ دو۔ وہ مجھے کہتے ہیں کہ اسے چارے نیک بندوں میں داخل کر دو۔ پٹواری نے پوچھا کہ یہ کیا نیک کام کرتی تھی۔ انہوں نے کہا کچھ بھی نہیں۔ نہ نماز نہ روزہ اور خوب لڑائی تھی اور کہا کہ آخر ایک بات اس میں تھی جب اذان ہوتی تھی تو نہ خود کام کرتی تھی اور نہ کسی کو کرنے دیتی تھی کہ میرے مالک کا ذکر ہو رہا ہے۔ اللہ میاں کو شاید یہی پسند آگیا سب معاف کر دیا۔ (الکلام الحسن ملفوظ ص ۱۱۸، مجالس حکیم الامت ص ۸۱)

قبلہ کی طرف تھوکنے سے نسبت سلب

ایک صاحب کیفیت نے قبلہ کی طرف تھوک دیا تھا اس بے ادبی

کی وجہ سے سب کیفیت سلب ہو گئی۔ واقعی بے ادبی بہت بری چیز ہے۔

بخیر الافادات ملفوظ علیہ

اسی طرح کا ایک قصہ ہے کہ دو طالب علم جن کی عمر بنو راک۔ خاندان۔ نو بابت۔
سب یکساں تھی حفظ قرآن پاک کے لئے ایک ہی استاد کے سامنے بٹھا کے گئے مگر
ایک طالب علم نے ایک سال میں اور دوسرے نے دو سال میں حفظ کیا۔ تحقیق کی تو معلوم
ہوا کہ جس طالب علم نے ایک سال میں حفظ کیا ہے وہ ہمیشہ با وضو قبلہ رو ہو کر تہذیب و
کیا کرتا تھا اس کی برکت سے اسے ایک سال میں حفظ ہو گیا۔ دوسرا ان باتوں کی امتیاز
نہ کرتا تھا اس لئے دو سال لگے۔

بے ادبی معاصی سے زیادہ مضر ہے

حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں۔

دو ہیں بے ادبی کو معاصی سے زیادہ مضر

سمجھتا ہوں۔ یہ بھی فرمایا مشائخ اور علماء کی شان میں بے ادبی کرنے سے بچنے بہت اہم
لگتا ہے کیونکہ اس کے عواقب و نتائج بہت خطرناک ہیں۔

مجالس حکیم الامتؒ کے جوالہ املاک کو چھپی ہوئی کتابیں

علی تحقیق سے زیادہ ضرورت ادب کی ہے۔

بلکہ بزرگان سلف کا ادب کرنا۔

تعلیم و تحقیق کی شان بھی عطا نہ یاد ہے

اور بزرگان سلف کا ادب چھوڑ کر جو تحقیق کی جائے اس میں اغزش و غلط فہمی کا خطرہ

خطرہ ہے۔

(مجالس حکیم الامتؒ ص ۹۴)

علم میں برکت بزرگان سلف کے | علمی تحقیق پر زور دینے سے زیادہ فکر بزرگان سلف
 کے ادب و احترام کی ہونی چاہئے۔ اس سے
 اللہ تعالیٰ انسان میں ایک خاص بصیرت اور
 تحقیق کی شان بھی پیدا فرما دیتے ہیں۔

(مجالس حکیم الامتؒ۔ البلاغ کراچی جہادی لاؤل ۱۳۹۱ھ)
 حضرت مجتہد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایک
 روز بیت الخلاء تشریف لے گئے پھر فوراً
 ہی گھبرا کر واپس آئے اور ناخن پر جو قلم کی نوک سے ایک نقطہ لگا ہوا تھا اس کو دھونے
 کے بعد بیت الخلاء گئے حالانکہ وہ نقطہ تھا جو عموماً لکھتے وقت قلم کی روشنائی دیکھنے
 کے لئے لگایا جاتا تھا۔ اور فرمایا کہ اس نقطہ کو بھی علم کے ساتھ ایک تلبس و نسبت
 ہے بے ادبی معلوم ہوئی کہ اس کو بیت الخلاء لے جاؤں ؟

(مجالس حکیم الامتؒ۔ از البلاغ کراچی محرم ۱۳۹۲ھ)
 مفتی اعظم پاکستان سیدی و مرشدی حضرت مولانا
 مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا
 واقعہ کے حواشی میں تحریر فرماتے ہیں۔

۱۔ ایک بار حضرت مولانا عبدالباقی لکھنویؒ نے حضرت حکیم الامتؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ
 شرح صدیق تقویٰ کو دخل ہے؟ فرمایا تقویٰ کو تو دخل ہے ہی۔ اس بارے میں میری ایک اور
 تحقیق ہے وہ یہ کہ ادب کو بہت بڑا دخل ہے یعنی بزرگوں کے ادب کو، خاتمہ السوانح ص ۲۶

”آج کل تو اخبار و رسائل کی فراوانی، ان میں قرآنی آیات و احادیث اور اسماء الہیہ ہونے کے باوجود گلی، کوچوں، غلاتوں کی جنگوں میں بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ العیاذ باللہ العلیٰ العظیم۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی دنیا جن عالمگیر پریشانیوں میں گھری ہوئی ہے اس میں بے ادبی کا بھی بڑا دخل ہے“

ماہنامہ التبلاغ کراچی۔ شوال ۱۳۹۲ھ ص ۴۶

شیخ الاسلام حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی نور اللہ مرقدہ: ”دینی مدارس کے انحطاط کے اسباب“ بیان فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

”ہمارے بزرگوں کو طلبہ کی صرف ذہنی تعلیم کا اہتمام نہ تھا بلکہ دینی و اخلاقی اصلاح کا بھی اہتمام تھا۔ حضرت مولانا سر اج احمد صاحب دارالعلوم دیوبند میں درس حدیث دیا کرتے تھے ایک دن درس کے درمیان کوئی جنازہ آگیا۔ مولانا نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو بہت سے طلبہ وضو کے لئے چلے گئے۔ نماز جنازہ سے واپس آکر لوگوں نے دیکھا کہ مولانا رو رہے ہیں کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ ہم نے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حدیث و تفسیر کا سبق بلا وضو کبھی نہیں پڑھا۔ آج کل کے طلبہ بلا وضو یہ سبق پڑھتے ہیں“

ماہنامہ التبلاغ کراچی۔ شوال ۱۳۹۱ھ ص ۴۷

بزرگان سلف کا بے مثال ادب

حضرت سید صاحب دکن حضرت شاہ عبدالغفر صاحب دکن نے حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دکن کے سپرد کیا تھا۔ حضرت شاہ صاحب دکن نے ایک جگہ فرمایا کہ یہاں

بیٹھے بنو۔ اتفاقاً بارش شروع ہو گئی۔ وہاں ہی بیٹھے۔ بے بدول حکم نہیں اٹھے۔

(خبر الافادات محفوظ ص ۱۶۷)

حضرت تھانویؒ اگرچہ قطب عالم حضرت گنگوہیؒ کے
نوجوان شاگرد تھے۔ لیکن فرماتے ہیں۔

وہیں حضرت گنگوہیؒ کو بہت دیر تک خط لکھتا تھا جو

خود حضرت حکیم الامت
مولانا تھانویؒ کا ادب

کثرت ادب کے : (خبر الافادات محفوظ ص ۱۶۷)

نیز فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے کسی بزرگ کو ایک سنٹ کے لئے بھی ناراض نہیں
کیا۔ اور جتنا میرے قلب میں بزرگان دین کا ادب ہے آج کل شاید ہی کسی کے دل میں
آتا ہو : (اشرف السوانح ج ۱ ص ۶۲)

نیز ارشاد فرمایا کہ : ”مجھے یاد نہیں آتا کہ میں نے چار پانی کے پائنتی رکھ کر کھانا کھایا
ہو۔ اور مجھے کبھی یاد نہیں آتا کہ میں نے اپنی چھڑی کا پچھلا حصہ کبھی قبلہ رو رکھا ہو۔ اور مجھے
یاد نہیں آتا کہ میں نے نوکر کو پیسہ زمین پر پھینک کر دیا ہو۔ اور مجھے یاد نہیں آتا کہ کبھی داغ
ہاتھ میں جوٹا لیا ہو۔ اور مجھے یاد نہیں آتا کہ کبھی روپیہ بائیں ہاتھ میں لیا ہو“

(معرفت الہیہ ص ۲۵۴)

عربوں میں ادب بہت ہے۔ میں نے بہت دفعہ دیکھا ہے کہ
عربوں کا ادب جب کوئی مشورہ یا پندچاہت کرتے ہیں تو الفاتحہ علی النبیؐ کہہ کر
گفتگو شروع کرتے ہیں۔ جس کو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ یہ لفظ کہہ کر بیان کرنے لگ جاتا
ہے دوسرے بالکل خاموش ہو جاتے ہیں کیونکہ بدول الفاتحہ علی النبیؐ کے ان کی گفتگو
شروع ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر آپس میں جنگ ہو رہی ہو تو بار بار دیکھا کہ جب کوئی کہہ دے

صلی علی النبی تو درد پڑھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور میاں تو سارا قرآن پڑھ کر دم
 کرو تو بھی کچھ اثر نہیں ہوتا۔ یہ بھی فرمایا کہ عربوں میں ادب بہت ہے اسی کی وجہ سے کچھ
 بدعات میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ (الکلام الحسن ملفوظ ۱۱۱)

حضرت حکیم الامتؒ نے فرمایا۔

نواب فخریہ جنگ کا ادب
 جدید تعلیمیافتہ نوجوانوں کے
 لئے ایک درس عبرت

”حیدر آباد کے رئیس جو کل میاں آئے تھے ان کا
 نام فخر الدین احمد ہے اور ان کا لقب ”نواب فخریہ
 جنگ“ ہے۔ کئی ہزار روپے ان کی خواہ سے سٹیشن

سے بوجہ ادب کے پیادہ آنا چاہتے تھے مگر عرب صاحب کی خاطر جو ان کے ہمراہ
 تھے پہلی پر سوار ہو گئے۔ پہلی اچھی نہ تھی اس لئے عرب صاحب نے کہا اتر کر چلتے۔
 میں نے اس کو خوشی سے منظور کر لیا۔ کیونکہ میری تو پہلے سے تمنا تھی کہ پیدل آؤں کیونکہ
 سوار ہو کر آنا خلاف ادب جانتا تھا۔ جاتے وقت میں حکیم الامتؒ نے کہا اب
 تو آپ رخصت ہو کر جا رہے ہیں۔ سوار ہو کر جائیے رات کا وقت بھی ہے۔ مگر نہیں
 مانے۔ حیدر آباد کے لوگ بہت مودب ہوتے ہیں“

(الکلام الحسن ملفوظ ۱۱۳)

میں نے پڑھنے میں کبھی محنت نہیں کی
 جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اساتذہ
 اور بزرگوں کے ساتھ ادب و محبت

میں نے کچھ پایا بزرگوں کے ادب کے سبب
 ارشاد حضرت حکیم الامتؒ تھا ”نوی“

کا تعلق رکھنے کی بدولت عطا فرمایا۔ (اشرف السوانح ج ۱ ص ۶۳)

حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ
معاصر علماء میں ادب ہی
کے سبب ممتاز تھے!

کسی نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی
رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آخر حضرت مولانا محمد قاسم
صاحب نانوتوی قدس سرہ نے بھی تو یہی کتابیں
پڑھی تھیں جن کو سب پڑھتے ہیں۔ پھر مولاناؒ میں اتنا

علم کہاں سے آیا تھا۔ اس کے اسباب میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے کئی
باتیں فرمائیں۔ منجملہ ان کے یہ بھی فرمایا کہ مولاناؒ میں ادب اور تقویٰ بہت زیادہ تھا۔ اور
استفاضۂ علم میں اس کو بڑا دخل ہے۔ چنانچہ مولانا کے ادب کی یہ کیفیت تھی کہ جب
مولانا ذوالفقار علی صاحبؒ بیماری میں آپ کے پاس آتے تو آپ اٹھ کر بیٹھ جاتے
تھے۔ ایک مرتبہ مولوی صاحبؒ نے دریافت کیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں ؟
تو فرمایا کہ آپ میرے استاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں کہاں سے استاد ہو گیا۔ تو فرمایا
کہ مولانا مملوک علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کسی کام میں تھے تو آپ سے فرمایا تھا
کہ ذرا ان کو کافیہ کا سبق پڑھا دیجیو۔ چنانچہ میں نے آپ سے سبق پڑھا تھا۔

دوسرا قصہ یہ ہے کہ تھانہ بھون کا ایک گندہی جس کو اہل علم سے محبت تھی مجھ سے
کہتا تھا کہ وہ ایک بار دیوبند مولاناؒ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ مولاناؒ نے فارغ ہو کر پوچھا
کہاں سے آئے ہو۔ اس نے کہا تھانہ بھون سے آیا ہوں۔ یہ سن کر گھبرا گئے اور کہا
کہ بنے ادبی ہوئی وہ تو میرے پیر کا ظن ہے آپ آئے اور میں بیٹھا رہا۔ مجھ کو معاف
کیجئے۔ وہ گندہی نہتا تھا کہ میں مولاناؒ کی اس حالت کو دیکھ کر کشتہ بندگی سے مراجعت تھا۔
ایک دفعہ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب صاحب مہاجر ملی قدس سرہ العزیز
مولاناؒ کے ادب کا ذکر فرماتے تھے کہ میں نے ایک مسودہ نقل کے لئے مولاناؒ کو دیا۔

ایک مقام پر اطلاع میں غلطی ہو گئی تھی۔ مولاناؒ اس مسودہ کو نقل کر کے لائے تو اس لفظ کی جگہ بیاض میں چھوڑ دی۔ صحیح بھی نہیں لکھا کیونکہ یہ تو پیر کی اصلاح ہوتی۔ اور غلط بھی نہیں کیونکہ یہ کتمان علم تھا، اور کہا کہ اس جگہ پڑھا نہیں گیا اور غرض یہ تھی کہ دیکھ کر غلطی درست کر دیں مگر کس عنوان سے کہا۔ یہ نہیں کہا کہ غلطی ہو گئی ہے۔

(کمالاتِ اشرفیہ۔ ص ۱۵۳، ۱۵۴)

میں نے ایک مقام پر چشمِ خود دیکھا ہے ایک صاحب نے ایک حدیث ڈھونڈنے کے لئے مولانا امام مالکؒ کا نسخہ الماری

کتابِ حدیث کا ادب کرنے پر
حضرتِ حکیم الامتؒ کا اظہارِ افسوس

میں سے نکالا۔ اور اس کو کھڑے کھڑے فرشِ زور سے چمک دیا۔ اہل مجلس میں سے ایک شخص نے کہا کہ میاں حدیث کی یہ بے ادبی؛ تو وہ جواب میں فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بے ادبی کیا کی ہے اس کی گرد جھاڑی ہے۔ جب قیامت میں ان کی گرد جھڑے گی تب حقیقت معلوم ہوگی۔ سو یہ اس خشک دماغی کا اضلال ہے عمل واجب میں۔ اللہو احفظنا ولنعم ما قیل۔

از خدا خواہیم توفیقِ ادب بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

بے ادب تنہا نہ بخود را داشت بد بکد آتش در ہمسہ آفاق زد

از ادب پر نور گشت ست این فلک از ادب معصوم پاک آمد ملک

بزرگستناخی کسوف آفتاب خوشہ عرازیلے زجراتِ رَوباب

یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق طلب کرتے ہیں۔ اس لئے کہ بے ادب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہوتا ہے۔ بے ادب نے تنہا اپنے آپ کو ذلیل

نہیں کیا بلکہ ساری دنیا میں آگ لگا دی۔ ادب کی وجہ سے آسمان پُر نور ہو گیا ہے اور فرشتے ادب کی وجہ سے معصوم اور پاک ہو گئے ہیں۔ آفتاب کا کسوف گستاخی کی وجہ سے ہو گیا۔ عزرائیل بے ادبی کی وجہ سے ماندہ درگاہ ہو گیا۔

(اصلاح انقلاب امت حصہ اول ص ۸۳)

بے ادبی کے سبب ہاتھ شل ہونا | حدیث شریف میں ایک گستاخ کا قصہ آیا ہے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھاتا تھا، چھوڑ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ سے کھانے کو فرمایا۔ تو اس نے براہ بے ادبی کہا کہ میں دائیں ہاتھ سے کھا نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کہے تو اس سے کھا ہی نہ سکے پس وہ فوراً شل ہو گیا۔ (اصلاح انقلاب امت ج ۱ ص ۸۳)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم | ایک بزرگ صحابی نے کسی نے سوال کیا کہ تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ بڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مگر عمر میری زیادہ ہے۔ کیا یہ قولی ادب کا کافی نمونہ نہیں۔ اسی طرح حضرات

لے اسی طرح سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کا فعلی ادب ملاحظہ ہو کہ۔ قبائلی قیام کے وقت لوگوں نے سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کو پیغمبر سمجھ کر مصافحہ کرنا شروع کیا۔ تو آپؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی راحت رسانی کی خاطر سب سے مصافحہ گوارا فرمایا مگر زبان سے کچھ نہ فرمایا۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر دھوپ آگئی۔ اس وقت چادر تان کر کھڑے ہو گئے۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا۔ اسی طرح غار ثور میں اپنے (بقیہ حاشیہ بر ص ۸۴)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی طرف بے دھڑک دیکھتے تھے۔ اسی طرح ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمان ہاتھ میں لی تھی۔ چنانچہ تمام عمر انہوں نے کمان کو بلا وضو مس نہ کیا۔ (اصلاح انقلاب اُمت)

جناب رسول پاک کو خود حق سچا نہ ادب سکھایا | حسب تصریح حدیث - عَلَمَنِي رَبِّي فَاحْسَن تَقْلِيصِي

وَاذْبَنِي رَبِّي فَاحْسَن تَأْدِيبِي - یعنی میرے رب نے مجھے تعلیم دی اور میرے رب نے مجھے ادب سکھایا سو کیا اچھا ادب سکھایا۔ اس حدیث سے ادب کی سمیت ظاہر ہوتی ہے۔

ادب اقبال امر کا نام ہے | ایک مرتبہ میں حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت

مولانا چارپائی کے پائیں کی طرف تھے مجھے سرٹانے کی طرف بیٹھنے کا اشارہ فرمایا میں نے عذر کیا کہ حضرت سرٹانے بیٹھنا بے ادبی ہے۔ فرمایا جب ہم خود کہتے ہیں تو اب بے ادبی نہیں۔ چنانچہ پھر میں نے انکار نہ کیا۔

اسی طرح عالمگیر اور داراشکوہ کا قصہ ہے کہ دونوں تاج تخت کی جنگ کے زمانے میں ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ داراشکوہ پہلے حاضر ہوئے ان بزرگ نے شاہزادے کی خاطر اپنی مسند چھوڑ دی۔ اور فرمایا شاہزادے میاں بیٹھو! داراشکوہ نے تواضعاً انکار کیا۔ انہوں نے دوبارہ فرمایا مجھ بھی عزت کیا کہ میری کیا

البقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) آپ کو ڈسوالیا مگر اتنا تک ذکی کہ کہیں آپ کے آرام میں خلل پڑے

مجال کہ بزرگوں کی جگہ اپنا قدم رکھوں۔ فرمایا بہت اچھا اور خود اپنی مسند پر بیٹھ گئے۔ چلتے ہوئے داراشکوہ نے بادشاہت میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی تو فرمایا شاہزادے ہم تو تم کو گدھی پر بٹھا رہے تھے مگر افسوس تم نے اس کو رد کر دیا۔ داراشکوہ کو اپنی غلطی کا بڑا رنج ہوا۔

ان کے بعد عالمگیر بھی حاضر ہوا۔ بزرگ نے ان کے واسطے بھی مسند چھوڑ دی۔ اول تو انہوں نے بی عذر کیا مگر جب انہوں نے دوبارہ کہا تو چونکہ صاحب علم تھے۔ اس لئے الامر فوق الادب کہہ کر امثال امر کیا اور مسند پر جلیبیٹے چلتے ہوئے انہوں نے بھی تاج تخت کی دعا کی درخواست کی تو فرمایا تخت تو آپ کو مل گیا۔ مبارک ہو۔

آداب الصاب تسلیۃ الاحباب ص ۱۸-۱۹

دیکھو محض امثال امر سے اور نگریب عالمگیر کو تخت مل گیا۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جو مشائخ یا اساتذہ اپنے آنے کھڑے ہونے کے وقت منع کرتے ہیں تو اس وقت کھڑا نہ ہونا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں امثال امر ہے۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ نے ایک عالم

ادب کا مدار عرف پر ہے | کو بطور لطیفہ کے خاموش کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ

نے اس سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص فرش پر بیٹھا ہو اور قرآن پاک کو رحل پر رکھے ہوئے پڑھ رہا ہو اور دوسرا بنگ پر پیر لٹکا نے بیٹھ جائے یہ جائز ہے یا نہیں؟ مولوی صاحب نے کہا کہ جائز نہیں۔ کیونکہ اس میں قرآن پاک کی بے ادبی ہے۔

مولانا اسماعیل صاحب نے کہا کہ اگر قرآن کے سامنے کوئی کھڑا ہو جائے تو یہ کیسا

ہے ؟ مولوی صاحب نے کہا یہ جائز ہے ۔ مولانا نے فرمایا دونوں صورتوں میں فرق کیا ہے ۔ چار پائی پر بیٹھنے میں اگر بے ادبی پیر دل کی ہے تو پیر تو پنگ پر بیٹھنے والے کے بھی نیچے ہیں ۔ اور اگر بے ادبی سرین کے اونچے ہونے سے ہے تو سرین کھڑے ہونے والے کے بھی اونچے ہیں ۔ تو وہ مولوی صاحب حیران ہو کر خاموش ہو گئے ۔ اگر فقیہ ہوتے تو کہہ دیتے کہ اب کا مدار عرف پر ہے ۔ اور عرف میں پہلی صورت کو بے ادبی اور دوسری صورت کو ادب شمار کیا جاتا ہے ۔

آداب المصاب لتسلية الاحباب

ظاہری آداب سے باطنی آداب پیدا ہوتے ہیں

غیرہ کے آداب بیان فرمائے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ ظاہری آداب سے باطنی آداب پیدا ہوتے ہیں ۔ اگر ظاہری ہیبت پر رعونت و کبر برکتا ہے تو دل تک بھی اس کا پھینٹا ضرور پہنچے گا ۔ اور اگر ظاہری حالت منکسر ہے تو دل میں انکسار اور خشوع کے آثار نمایاں ہوں گے ۔

ضرورت التوبہ ص ۲۰

اس لئے چند آداب لکھے جاتے ہیں ۔ بشرط زندگی و فرصت انشاء اللہ اس میں اضافہ ہوتا رہے گا ۔ خداوند قدوس سب مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں ۔ اللهم وفقنا لما تحب وترضى من القول والعمل والفعل والنية والهدى انك على كل شئ قدير . آمین

حق سبحانہ تعالیٰ کا ادب سب سے زیادہ ضروری ہے

حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق موافق

قرآن وحدیث کے اپنا اعتقاد رکھے۔ عقائد و اعمال اور معاملات و اخلاق میں جو ان کی مرضی کے موافق ہو اختیار کرے اور جو ان کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اس کو ترک کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت کو سب کی رضا و محبت پر مقدم رکھے، جس سے محبت یا نفرت رکھے یا کسی کے ساتھ احسان یا دروغ کرے سب اللہ کے واسطے کرے۔

حقوق الاسلام (۷)

مقصد یہ ہے کہ حق سبحانہ کی رضا کی خاطر کسی کی پرواہ نہ کرے جو بالکل اس کا مصلحت ہے۔

بزار غویش کہ بیگانہ از خدا باشد

فدائے یک تن بیگانہ کا شائبہ

جس بات سے اللہ تعالیٰ منزعہ ہیں اور اس کا

ثبوت حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے لئے محال اور غفلت

شان ہے۔ مثلاً ان کی ابنیت وغیرہ کا دعویٰ

حق سبحانہ کی شان میں موہم الفاظ
کا استعمال خلاف ادب ہے

اس کے ایہام سے بھی بچنا واجب و لازم ہے۔ کیونکہ موہم الفاظ کا استعمال کرنا

خلاف ادب ہے۔ (آداب المصاب لتسلیۃ الاحباب ص ۷)

کیونکہ عرف ہو گیا ہے اور عرف میں اللہ تعالیٰ

کے لئے غالباً صیغہ واحد اس لئے استعمال

کیا گیا ہے کہ اس میں توحید کی زیادہ دلالت

حق سبحانہ کی شان میں صیغہ واحد کا
استعمال خلاف ادب نہیں

ہے۔ مگر مجھے اپنے استاد حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت

سے صیغہ جمع کے استعمال کی عادت ہو گئی ہے کیونکہ مولانا ہمیشہ یوں فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ (آداب المصاب لتسلیۃ الاحباب ص ۷)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب
میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ

کا اسم مبارک کسی سے نہ تو درود شریف پڑھے ورنہ زبان سے صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کہے۔ اسی طرح آپ کا نام نامی اسم گرامی لکھتے وقت صلی اللہ علیہ وسلم پورا ضرور لکھے صرف صلعم یا ۷ پر اکتفا نہ کرے۔ آج کل اس میں بڑی کوتاہی سے کام لیا جا رہا ہے۔ کم از کم صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے یا کہنے میں کیا دیر لگتی ہے مگر اس کے سبب حق شانہ کی دس رحمتوں کا مستحق بن جاتا ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ آپ کی عظمت و محبت کو دل میں جگہ دے اس کی برکت سے اتباع سنت بالکل آسان معلوم ہوگا۔ اور احکام شریعت میں اعتراضات اور دل میں شبہات پیدا نہ ہوں گے۔ کیونکہ جس کی عظمت مثلاً گورنمنٹ کی، دل میں ہوتی ہے اس کے احکام میں اعتراض نہیں پیدا ہوتے۔



۱۔ اہل ادب کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب آپ کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاٹنے کی ضرورت ہو تو بجائے کاٹنے کے دائرہ لکھا دیتے ہیں۔ (الحکام الحسن)

آداب زیارت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر و ادب واجب ہے۔ حضرت امام مالکؒ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام و وفات کے بعد بھی وہی ہے جو حالت حیات میں تھا اس لئے روضہ اقدس کے پاس بلند آواز سے بولنا منع ہے۔

(نشر الطیب فی ذکر النبی الجلیل ص ۴۴)

وفاء الوفا میں علامہ سہودیؒ ایک مستقل فصل فی آداب زیارت والمجاورت میں یوں رقمطراز ہیں: "اور آداب زیارت میں ہے کہ دیوار کو ہاتھ لگانے، بوسہ دینے اس کا طواف کرنے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے اجتناب کرے۔" علامہ نوویؒ نے کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا طواف جائز نہیں۔ اور قبر اقدس کے ساتھ پیٹ اور پیٹھ کا مس کرنا مکروہ ہے۔ جلیبی وغیرہ نے کہا ہے کہ قبر اقدس کی دیوار کو ہاتھ لگانا اور بوسہ دینا مکروہ ہے۔ بلکہ ادب یہ ہے کہ اس سے دور رہے جیسا کہ آپ کی حیات مقدسہ میں آپ سے دور رہتا۔ اور یہی صواب و صحیح ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس پر ہاتھ رکھتے دیکھا تو اس سے روکا اور فرمایا کہ ہم عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس فعل کو اچھا نہ جانتے تھے۔"

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ادب و احترام از حد ضروری ہے۔ کیونکہ (حاشیہ بر سفر آئندہ)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب

ان کے توسط سے ہی ہم تک دین پہنچا ہے اس لئے ان کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ”جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کے ساتھ ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کے ساتھ ان سے بغض رکھا۔ اور جس نے ان کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی۔“
 دوسرے نے مجھے ایذا پہنچائی اس لئے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی۔ اور جو اللہ کو ایذا پہنچانا چاہے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں پکڑ لے۔“

(جمع الفوائد ج ۲ ص ۲۹۱)

مشاجرات صحابہ رضہ میں کسی صحابی رضہ کی شان میں کوئی کلمہ خلاف ادب نہ نکالے بلکہ ان - ۱ - غن رکھے۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضہ کے اس قول کو ہمیشہ نظریں رکھے کہ۔
 یہ اپنے غن میں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے اس لئے چاہتے کہ ہم اپنی زبانوں کو بھی پاک رکھیں (اور برا کہہ کر گندہ نہ کریں)۔ ہر صحابی کا نام لینے سے پہلے لفظ ”سنت“ ضرور پڑھنا اور لکھنا چاہئے۔ اور نام کے بعد ”رضی اللہ عنہ“ اور صحابہ کے نام کے بعد ”رضی اللہ عنہما“ پورا پڑھنا اور لکھنا چاہئے۔ صرف ”رضہ“ لکھنے پر اکتفا نہ کرے۔ آج کل اسی میں بڑا تساہل سے کام لیا جا رہا ہے۔

حضرات اہلبیت کا ادب | حضرات صحابہ کرام رضہ کی طرح حضرات اہلبیت کا بھی ادب کرنا چاہئے۔ جتنے آداب حضرات صحابہ

کرام رضہ کے بیان ہوئے ہیں حضرات اہلبیت رضہ کے بھی یہی آداب ملحوظ نظر رکھنا چاہئے اور دل میں ان سے محبت و عظمت رکھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی محبت کو اپنی محبت فرمایا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو ”نشر الطیب فی ذکر انبی اہلبیت رضہ“

قرآن مجید کا ادب | قرآن مجید کا بہت ہی ادب کرنا چاہئے۔

۱۔ اس کی طرف پاؤں نہ کر۔

۲۔ اس کی طرف پیٹ نہ کر۔

۳۔ اس سے اونچی جگہ پر مت بیٹھو۔

۴۔ اس کو زمین یا فرش پر مت رکھو بلکہ جل یا کیمہ پر رکھو۔

۵۔ اگر وہ چھٹ جانے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر یا پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑے

دفن کر دو۔ (سیرۃ المسلمین ص ۱۱۶)

اور اق قرآن کہنے جو ناقابل تلاوت ہو جاویں ان کو پاک پارچے میں باندھ کر قبرستان کے کسی محفوظ جگہ میں دفن کر دینا مناسب ہے۔ اور اق کی سرسری اور برا بھلا

خلاف ادب و احترام ہے۔ (کمالات اشرفیہ ص ۲۱۶)

۶۔ قرآن پاک کا ضروری ادب یہ ہے کہ اس کو بلا وضو یا تھنہ لگایا جائے۔ چنانچہ

ارشاد ہے لا یسہ الا المظہرون۔

۷۔ بعض لوگ قرآن مجید سے بچوں کے نام نکلاتے ہیں۔ اور بعض اس سے فال

لے حضرت حکیم الامت تھانویؒ کا ارشاد ہے "قرآن مجید کو پاک جگہ دفن کیا جائے مگر اس پر بغیر کسی محال کے مٹی نہ ڈالی جائے بلکہ جس طرح میت کی قبر میں تختے یا پتھر کی سلیں وغیرہ رکھ کر اس پر مٹی ڈالی جاتی ہے۔ قرآن مجید کی تدفین میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جائے۔ کیوں کہ اس صورت میں ادب و احترام اور اعزاز و اکرام زیادہ ہے۔"

نکالتے ہیں۔ یہ دونوں کام خلاف ادب ہیں۔ قرآن پاک اس مقصد کے لئے نازل نہیں ہوا۔
تفصیل کے لئے دیکھئے، اصلاح انقلاب امت ج ۱ ص ۵۵ تا ۵۷،
۸۔ قرآن مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس موجودگی میں ہمبستری نہ کرے۔ اور اگر
ایسا کرنا چاہے تو قرآن مجید کو ڈھانپ لے۔ چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے
وان لا یجامع بحضرتہ فان اراد سترہ۔

آداب تلاوت بہت ہیں مگر طریق ذیل سب کا جامع ہے۔
آداب تلاوت ۱۔ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے۔ وضو کر کے رو بقبلہ اگر
سہل ہو ورنہ جیسے موقع ہو خوشوع کے ساتھ بیٹھے۔

۲۔ یہ تصور کرے کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ قرآن پڑھ کر سناؤ۔
۳۔ یہ تصور کرے کہ اگر کوئی مخلوق مجھ سے ایسی فرمائش کرتی تو میں کیسا پڑھتا۔ تو
خدا تعالیٰ کی فرمائش کی تو زیادہ رعایت چاہئے۔ اور اس کے بعد تلاوت،
شروع کرے۔ (اصلاح انقلاب امت ج ۱ ص ۵۳)

بعض لوگ گا گا کر پڑھتے ہیں۔ اور بعض نے ایک اور طریق اختراع کیا ہے کہ
ایک قاری ایک آیت پڑھتا ہے۔ دوسرا اس سے اگلی آیت اور تیسرا اس سے
اگلی۔ واضح ہو کہ یہ سب ادب قرآن کا ضائع کرنا ہے۔ اس میں تغنی مذموم اور قطع کلمات
واختلال نظم یہ مفاسد علیحدہ رہے۔ (اصلاح انقلاب امت ج ۱ ص ۵۲)

۱۔ مسجد میں نماز باجماعت کا اہتمام کرے۔

آداب مسجد ۲۔ مسجد کی تعمیر و مرمت میں حرام مال نہ لگانا۔

۳۔ مسجد میں جھاڑو دینا۔ اور کوڑا کھاڑ باہر نکالنا۔

- ۴۔ جمعہ کے دن مسجد میں دھوئی دینا۔
- ۵۔ مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرنا۔
- ۶۔ مسجد کا باطنی ادب یہ ہے کہ وہاں دنیا کے کام نہ کرے (باہر کھوئی ہوئی چیز کو مسجد میں تلاش نہ کرے۔
- ۷۔ چکرے بچنے کے لئے مسجد کو راستہ نہ بنانا۔
- ۸۔ مسجد میں کچا لباس، پیاز وغیرہ کھا کر نہ جانا۔
- ۹۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھنا اور یہ دعا پڑھنا۔
اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔
- ۱۰۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھنا۔
- ۱۱۔ مسجد میں زیادہ نوافل۔ ذکر اور تلاوت وغیرہ میں مشغول رہنا۔
- دلائل آیات قرآنی و احادیث نبویہ کے لئے دیکھئے۔ حیوۃ المسلمین ص ۱۹۶
- ۱۔ حرام غذا، لباس و کسب سے بچے۔
- ۲۔ نیت خالص رکھے یعنی نمائش وغیرہ نہ ہو۔
- ۳۔ پاک صاف ہو خود بھی، لباس بھی اور مکان بھی۔
- ۴۔ وضو کرے۔
- ۵۔ قبلہ رو بیٹھے۔
- ۶۔ قلب اور جوارح میں حتی الامکان خشوع و خضوع پیدا کرے۔
- ۷۔ امید غالب قبولیت کی رکھے۔

جو ذکر کے آداب ہیں وہی دعا کے بھی آداب ہیں۔ مع ان زائد
آداب دعا | آداب کے۔

- ۱۔ نام شروع مطلوب کے لئے دعا نہ کرے۔
- ۲۔ ایک دعا کم از کم تین بار کرے۔
- ۳۔ اگر ظاہراً قبول میں توقف ہو جائے تو تنگ آکر دعا کرنا نہ چھوڑے اور اگر دعا قبول نہ ہو تو دعا کے اول و آخر ضرور درود شریف پڑھے۔ اس کی برکت سے انشاء اللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ (زاد السعید)

۱۔ سوال کی عبارت اور خط بہت صاف ہو۔
استفتاء کے آداب | ۲۔ حتی الامکان فضول اور غیر تعلق باتیں اس میں نہ لکھیں۔
 ۳۔ اپنا پتہ اور نام صاف لکھیں۔ بلکہ جوابی لفافہ پر اپنا مکمل پتہ تحریر کر کے اندر رکھیں۔ بلکہ اگر سوال دستی بھی بھیجیں تب بھی جوابی لفافہ ضرور ہوشیاری سے اس وقت منسلک نہ کرنا اور جواب دہا جانے کے بعد میں ڈاک سے بھیج دیا جائے۔
 ۴۔ استفتاء کے لئے ہمیشہ لفافہ استعمال کریں کارٹون بھیجا کریں۔

(اصلاح انقلاب امت ج ۱ ص ۳۲)
 اس کا بھی التزام رکھیں کہ جب کسی مسجد میں امام مقرر کریں
امام مقرر کرنے کے آداب | کسی ماہر کو اس کی متعدد سورتیں سنوا دی جائیں۔ اگر وہ
 صحت کی تصدیق کر دیں تو بہتر ورنہ کسی ماہر کو تلاش کریں۔ اگر ارازاں منٹے گراں لاویں۔
 کیسی ظلم کی بات ہے کہ ہر دنیوی کام کے لئے ذی ہنر اور ذی لیاقت آدمی کو ڈھونڈنا
 جاتا ہے جتنی کہ لوہار، معمار اور گانے بجانے والے تک۔ مگر امامت کے لئے اس

کو منتخب کرتے ہیں جو کسی مصرف کا نہ رہے۔ اصلاح انقلاب امت ج ۱ ص ۴۳،
 اسی طرح امام مقرر کرتے وقت اس کی ظاہری حالت اتباع سنت وغیرہ اور
 اخلاق معلوم کرنا بھی ضروری ہے ورنہ بعد میں سب امام بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔
 جب مجلس جمعی ہو اور گفتگو ہو رہی ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے
آداب مجلس | بعض لوگ السلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں اور پھر ایک طرف سے
 مصافحہ شروع کر دیتے ہیں جس سے گفتگو کا سارا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور تمام مجمع
 پریشان ہو جاتا ہے یہ مجلس کے آداب کے خلاف ہے۔

ملفوظات کلمات اشرفیہ ص ۲۲۴

اسی طرح مجلس کے آداب میں یہ بھی ہے کہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے دوسروں
 کو پریشان نہ کرے اور صدر مجلس اٹھ جانے یا کھڑے ہونے کا حکم دے تو تعمیل کرے۔
 اسی طرح بعض لوگ مجلس میں بزرگوں کے پوچھنے پر جواب نہیں دیتے یہ سخت بلے
 ادبی ہے۔ اسی طرح دیر سے جواب دے کر انتظار کی تکلیف پہنچانا بھی بلے ادبی ہے۔
 کلمات اشرفیہ ص ۴۱

مجلس میں ناک بھوں چڑھا کر نہ بیٹھو۔ حاضرین سے ہنستے بولتے رہو البتہ خلاف
 شرع کسی بات میں شریک نہ ہو۔

حدیث میں ہے **وَتَوَاضَعُوا لِعَن تَعَلَّمُوا مِنْهُ**۔
آداب علم | رواہ الطبرانی فی الاوسط، یعنی جس سے تم علم سیکھتے ہو

اس کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ۔ اس لئے استاد کا توقیر و احترام واجب ہے۔
 اس کے ساتھ گفتگو میں آداب ملحوظ رکھے۔ اس کی خدمت میں بلا اذن نہ جاوے اس

کی تقریر کو بالکل خاموشی اور توجہ سے سنے اور اگر استاد کسی بات پر ناراض ہو جائے تو اسے خوش کرے۔۔۔۔۔ (دلائل کے لئے دیکھو حقوق المعلم والمتعلم ص ۱۳ تا ۲۷)

استاذ کا حق پیر سے مقدم ہے۔ میں نے طلباء دیوبند سے کہا تھا کہ استاد کا ادب کرو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ پھر میں نے خود اس پر شبہ کیا کہ اگر تم کہو ہم حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ادب کرتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ استاد ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ بزرگ ہونے کی وجہ سے۔ ورنہ استاد تو اور بھی ہیں۔ اور بزرگوں کا ادب اس واسطے کرتے ہیں کہ ان کے ناراض ہونے سے نقصان ہوگا۔ میں نے اصلاح القلوب میں ثابت کیا ہے کہ والدین کا حق سب سے مقدم ہے۔ بعد میں استاذ اور پیر کا۔ مگر لوگ برعکس کرتے ہیں۔ سب سے اول پیر کا حق جانتے ہیں اس کے بعد استاد اور باپ تو زابا پ ہے۔

(الکلام الحسن ملفوظ ۷۳)

والدین کے آداب یہ ہیں۔

والدین کے آداب | ۱۔ ان کو ایذا نہ پہنچائے اگرچہ ان کی طرف سے کوئی

زیادتی ہو۔

۲۔ قولاً و فعلاً ان کی تعظیم کرے۔

۳۔ مشروع امور میں ان کی اطاعت کرے۔

۴۔ اگر ان کو حاجت ہو تو مال سے ان کی خدمت کرے۔ اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں۔

(حقوق الاسلام ص ۱۰)

قرآن پاک میں ہے فَلَا تَقُلْ لِّهِنَّ آفٌ یعنی ان کو اف تک نہ کہو۔ حقیقت

اس نہی کی ایذا کے والدین سے منع کرنا ہے۔ پس جہاں تانیف موجب ایذا ہو وہاں حرام ہے۔ اور اگر تانیف موجب ایذا نہ ہو تو حرام نہیں۔ مثلاً کسی قوم کے عرف میں کوئی لفظ موجب ایذا ہے وہاں وہ لفظ حرام ہوگا۔ دوسری قوم کے نزدیک وہ لفظ موجب ایذا نہیں وہاں وہی لفظ حرام نہ ہوگا۔ کیوں کہ حکم کا مدار ایذا پر ہے۔

وآداب المصائب لتسلية الاحباب۔ ص ۷۷

غیر مشروع امور میں والدین کی اطاعت لازم نہیں۔ احکام شریعت کے خلاف اگر والدین کوئی کام کہیں تو اس میں ان کی اطاعت لازم نہیں۔ مثلاً والدین شتہ مال کھانے کو کہیں تو کھانا واجب نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف ضروری ہے۔ کیونکہ لاطاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ (بخاری) کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت ضروری نہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھو در ازالۃ الرین عن حقوق

الوالدین۔ ص ۱۲)

۱۔ کھانے کے قبل اور بعد بھی ہاتھ دھوؤ اور کلی کرو۔

۲۔ کھانا سب مل کر کھاؤ اس سے برکت ہوتی ہے۔

۳۔ کھانا چھوڑ کر دسترخوان سے اٹھنا خلاف آداب ہے۔ اگر دوسرے ساتھی کھا رہے ہوں تو آہستہ آہستہ ان کا ساتھ دو۔

۴۔ کھانا تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ متکبروں کی طرح تکیہ لگا کر مت کھاؤ۔

۵۔ اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھاؤ۔ متکبر

یعنی کھانا کھا کر اپنے اٹھنے سے پہلے دسترخوان اٹھوانا چاہئے۔

مت کرو۔ یہ سرکاری نعمت ہے۔ ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔

۷۔ بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ البتہ اگر برتن میں کھانے کی چیز کی قسم کی ہے۔ مثلاً کسی طرح کا پھل سیوہ شیرینی تو اس وقت جس طرف سے چاہو اٹھا لو۔

۸۔ اگر برتن میں سالن رہ جائے تو اس کو صاف کر لو اس سے برکت ہوتی ہے۔
۸۔ جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگائی پڑیں اس کو تین انگلیوں سے کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو۔

۹۔ بہت جلتا مت کھایا کرو۔ اس سے نقصان ہوتا ہے۔

۱۰۔ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد اپنے مولے کا شکریہ کرو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ہ کتنا مسنون ہے اگر اتنا یاد نہ کر سکے تو الحمد للہ تو ضرور کہہ لیا کرو۔

(تعلیم الدین ص ۸۱ تا ۸۳)

۱۔ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور پینے

کے بعد الحمد للہ کہو۔

پانی پینے کے آداب

۲۔ پانی ایک سانس میں مت پیو۔ تین سانس میں پیو۔ اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کر لو۔

۳۔ منہ سے لگا پانی مت پیو۔ اسی طرح جو برتن ایسا ہو جس سے دفعۃً زیادہ پانی آنے کا احتمال ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں سے کوئی سانپ بچھو نہ آجائے اس میں سے پانی مت پیو۔

۴۔ بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی ممت پیو۔ پانی اگر دوسروں کو پلاتا ہو تو داہنے والے کو پہلے دو۔ اس طرح دو مرتبہ ہونا چاہئے۔

۵۔ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے۔ (تعلیم الدین ص ۸۳)

میزبان کے آداب
۱۔ مہمان کے آتے ہی خندہ پیشانی سے ملو۔
۲۔ اس کے آنے کے بعد اس کو ٹھہرانے کا انتظام کرو۔

۳۔ اچھے طعام سے اس کی تواضع کرو۔

۴۔ اس کی راحت کا خیال رکھو۔ مہمان کو پیشاب پاخانے کی جگہ دکھلا دینا چاہئے تاکہ اچانک ضرورت ہونے پر اس کو تکلیف نہ ہو۔

۵۔ مہمان کے رخصت ہوتے وقت اس کو گھر کے دروازے تک پہنچانا چاہئے۔

۶۔ کھانے پینے کی چیز اس کے پاس لے جاتے وقت ڈھانپ کر لیجانا چاہئے۔

مہمان کے آداب
۱۔ مہمان کو چاہئے کہ اگر مریض کم کھانے کا عادی ہو یا پریر
کھانا کھاتا ہو تو پیچھے ہی میزبان کو اطلاع کر دے۔

دستر خوان پر کھانا آنے کے بعد بخرے کرنا خلاف ادب ہے۔ (مجالس حکیم الامتہ)

۲۔ میزبان سے کسی ایسی چیز کی فرمائش نہ کرے جس کو پورا کرنا مشکل ہو۔

۳۔ مہمان کو چاہئے کہ اگر پیٹ بھر جائے تو تھوڑا سا سالن روٹی و دسترخوان پر ضرور

چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا ہے۔ اس سے وہ

شرمندہ ہوتے ہیں۔ (آداب المعاشرت ص ۲۸)

سونے کے آداب
۱۔ شام کے وقت بچوں کو باہر ممت نکلنے دو۔ اور شرب
کو لبم اللہ کہہ کر دروازے بند کر دو۔ برتنوں کو ڈھانک دو۔

اور سوتے وقت چراغ گل کر دو۔

۲۔ سونے سے پہلے اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰی۔ پڑھنا سنون ہے۔

۳۔ بیدار ہونے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَاَنِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْر۔ پڑھنا سنون ہے۔

۴۔ سوتے وقت آگ وغیرہ اچھی طرح دبا دینا چاہئے۔ تعلیم الدین ص ۸۴
۱۔ کپڑا دہرائی طرف سے پہننا شروع کرو۔ مثلاً داہنی
آستین پہیے پہنو۔

۲۔ اپنی وضع چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع و پوشش مت اختیار کرو۔
۳۔ کپڑا پہن کر اپنے سونے کا شکر ادا کرو۔ نیا کپڑا پہننے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
كَسٰنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْ مِنْ عَدْرِ حَوْلِیْ قِیَّتِیْ وَ لَا قُوَّةَ لِطَوْرِ شُكْرِیْ پڑھنے
سے گناہوں سے مغفرت بھی ہو جاتی ہے۔

۴۔ ایک جوتا پہن کر چلنا خلاف ادب ہے۔
۵۔ مردوں کو گٹھنوں سے نیچے کرتا یا پاجامہ یا لنگی پہننا ممنوع ہے اور جان بوجھ کر
لٹکانا گناہ ہے۔

۶۔ جوتا پہننے میں اگر ہاتھ سے کام لینا پڑے تو کھڑے ہو کر مت پہنو۔
۷۔ جوتا پہننے وقت پہلے دائیں پاؤں میں اور پھر بائیں پاؤں میں۔ اور اتارنے میں
پہلے بائیں پاؤں میں سے اتار دھرو دائیں پاؤں سے۔

۸۔ مردوں کو عورتوں کا لباس۔ اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا اور شکل بنانا حرام ہے۔
۹۔ مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے مگر چاندی کی انگوٹھی میں مصافقہ نہیں ہوگی

۱۴ ماہ سے کم ہو۔

۱۰۔ عورت کو باریک کپڑا پہننا گویا ننگا پھرنے ہے۔ (تعلیم الدین ص ۸۴)
 عیادت کے آداب | جب کسی کے پاس جاؤ تو اسے تسلی دو کہ اللہ تعالیٰ
 مرض جاتا رہے گا۔ اور ایسی بات نہ کرو جس سے اس کا

۱۱۔ ٹوٹ

۲۔ عیادت کی سنت یہ ہے کہ مریض کے پاس اتنی دیر نہ بیٹھے جس سے اس کو یا اس
 کے گھر والوں کو پریشانی ہو۔ مشکوٰۃ میں حضرت سعید بن السیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کا قول نقل کیا ہے کہ افضل ترین عیادت یہ ہے کہ بیمار پر سی کرنے والا جلد میٹھ
 کر چلا جائے۔

تراشے از حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مظہر مدیر ماہنامہ البلاغ کراچی
 رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

ابوداؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المؤمن مرأة

مُسلِمَان بھائی کا عیب
 کرنے کے آداب

المومن۔ یعنی مومن آئینہ ہے مومن کا۔ اور عسکری کی بعض روایات میں یہ الفاظ
 ہیں کہ تم میں ہر شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔ سو جب اس میں کوئی بات (عیب) کی
 دیکھے تو اس کو آئینہ کی طرح دور کر دے۔

ف! اس میں اپنے بھائی کے عیب پر مطلع ہونے کا ادب و بتلایا گیا ہے
 کہ صاحب عیب کو تو بتلا دے اور کسی پر ظاہر نہ کرے جیسے آئینہ کی یہی شان ہے،

(التشریف بمعرفت احادیث الصوف - ص ۲۵۲)

قسم کے آداب

- ۱۔ غیب اللہ کی قسم نہ کھائے۔
- ۲۔ اللہ کی قسم کھائے تو سچ کھائے۔
- ۳۔ زیادہ قسم نہ کھائے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی ہے۔
- ۴۔ اگر شرع کے موافق کسی امر پر قسم کھانی ہے تو اسے پورا کرے۔ اور اگر خلاف شرع مثلاً کسی گناہ یا کسی پر ظلم یا حق تلف کرنے کی قسم کھانی ہے تو اسے توڑ، ڈالے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔
- ۵۔ کسی کا حق مارنے کے واسطے پھیرا اور پیچ کی قسم نہ کھائے۔

(تفصیل کے لئے دیکھو ”فروع الایمان“)

آداب خط و کتابت

- ۱۔ سنت خط کی یہ ہے کہ اول اپنا نام لکھے پھر مکتوب الیہ کا خواہ مکتوب الیہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور مسلم ہو یا کافر۔ اور اس میں عقلی مصلحت یہ ہے کہ آخر میں اپنا نام لکھنے سے بعض اوقات ذہول ہو جاتا ہے اور طبعی مصلحت یہ ہے کہ مکتوب الیہ کو پہلے سے معلوم ہو جائے کہ خط لکھنے والا کون ہے۔ (دکھنول ص ۳۲، ۳۴)
- ۲۔ خط کی عبارت اور مضمون اور خط بہت صاف ہو۔
- ۳۔ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھنا ضروری ہے۔ مکتوب الیہ کے ذمہ نہیں ہے کہ اس

لے کیونکہ اگر خط صاف نہ لکھے گا تو مکتوب الیہ کو زحمت ہوگی اور کسی کو تکلیف ایذا پہنچانا حرام ہے۔ - احقر قریشی غفرلہ۔

کو حفظ یاد رکھا کرے۔

۴۔ اگر کسی خط میں پہلے کے کسی مضمون کا حوالہ دینا ہو تو پہلا خط بھی اس مضمون پر نشان بنا کر ہمراہ بھیجے تاکہ سوچنے میں تعب نہ ہو اور بعض اوقات یاد ہی نہیں آتا۔

۵۔ ایک خط میں اتنے سوالات نہ بھر دے کہ مجیب پر بار ہو۔ چار یا پنج سوالات بھی بہت ہیں۔ بقیہ جواب آنے کے بعد پھر بھیج دے۔

۶۔ گھیرا مشاغل مکتوب الیہ کو پیام دسلام پہنچانے سے معاف رکھے۔ اسی طرح اپنے معظم کو بھی تکلیف نہ دے۔ خود ان لوگوں کو براہ راست جو لکھنا ہو، وہ لکھ دے۔ اور جو کام مکتوب الیہ کے لئے مناسب نہ ہو اس کی ذمہ داری لکھنا تو اور بھی بدترین چیز ہے۔

۷۔ اپنے مطلب کے لئے بیزنگ خط نہ لکھے۔

۸۔ بیزنگ جواب بھی نہ منگو آنے۔ بعض اوقات یہ شخص ڈالیم کو نہیں ملتا اور وہ اس خط کو واپس کر دیتا ہے۔ تو بلا ضرورت محیب پر تادان پڑتا ہے۔

۹۔ جوابی رجسٹری بھیجنا خلاف تہذیب ہے۔ حفاظت میں تو غیر جوابی رجسٹری کے برابر ہوتی ہے۔ پھر اتنی بات اس میں زیادہ ہے کہ مکتوب الیہ کے انکار نہیں کر سکتا۔ سو ظاہر ہے کہ اپنے معظم کو بھیجنا، گویا اس کے یہ معنی ہونے کہ اس پر بھی جھوٹ بولنے کا شبہ کیا جاتا ہے۔ سو کتنی بڑی بے ادبی ہے۔

(آداب المعاشرت، ص ۲۷، ۲۸)

۱۰۔ کسی کا خط جس کے تم مکتوب الیہ نہ ہو۔ مت دیکھو۔ نہ حاضرانہ جیسے بعض آدمی لکھتے ہیں اور وہ ساتھ ساتھ دیکھتے جاتے ہیں۔ اور نہ غائبانہ۔ (آداب المعاشرت)

۱۔ اگر وحشت ناک خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھٹکا

آداب خواب

دو اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

پڑھو۔ اور جس کدوٹ پر بیٹھے ہو اس کو بدل ڈالو۔ اور کسی سے ذکر مت کرو۔
انشاء اللہ کچھ ضرر نہ ہوگا۔

۲۔ اگر خواب کتنا ہو تو ایسے شخص سے کہو جو قاتل ہو یا دوست ہو تاکہ بری تعبیر نہ دے کیونکہ اکثر تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔

۳۔ جھوٹا خواب کبھی مت بناؤ بہت بڑا گناہ ہے۔ (تعلیم الدین۔ ص ۸۹)
۱۔ دوا دارو کرنے کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے۔

آداب طب

۲۔ مریض کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی نہ کرو۔

۳۔ حرام چیز کو دوا میں استعمال مت کرو۔

۴۔ خلاف شرع تعویذ گنڈہ ٹومکے برگز استعمال مت کرو۔

۵۔ نظر بد اگر لگ جائے تو جس کی نظر لگنے کا احتمال ہو۔ اس کا منہ اور دونوں ہاتھ

کھنیوں سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانوں اور استنجہ کا موضع دھلو اگر

پانی جمع کر کے اس کے سر پر ڈال دو جس کی نظر لگی ہے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہو جائے گی۔

۶۔ حتی الامکان معدے کی اصلاح و حفاظت کا اہتمام کرو۔ تمام بدن درست رہتا

ہے اور اگر معدے میں بگاڑ ہوا تو تمام بدن میں بیماری ہو جاتی ہے۔

۷۔ جن بیماریوں سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے جو شخص ان امراض میں مبتلا ہو

اس کے لئے بہتر ہے کہ لوگوں سے علیحدہ رہے تاکہ ان کو تکلیف و ایذا

نہ پہنچے۔

- ۸۔ بدشگونی وغیرہ کا ماننا ایک قسم کا شرک ہے۔
 ۹۔ نجوم و رمل اور ہزار کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔
 (تعلیم الدین - ص ۸۸)

آداب سلام | ۱۔ باہم سلام کیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔
 ۲۔ سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو۔ جو مسلمان مل جائے اس کو سلام کرو۔

- ۳۔ سوار کو چاہئے کہ پیادے کو سلام کرے۔ اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور
 تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ اور کم عمر والا زیادہ عمر والے کو۔
 ۴۔ جو شخص ابتداء سلام کرتا ہے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔
 ۵۔ اگر کئی شخصوں میں سے ایک شخص سلام کرے سب کی طرف سے کافی
 ہے۔ اسی طرح کئی شخصوں میں سے ایک شخص جواب دے۔ بس کافی ہے۔
 (تعلیم الدین - ص ۹۰)

آداب مصافحہ و معانقہ و قیام | ۱۔ مصافحہ کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے۔
 اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

- ۲۔ محبت سے معانقہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ البتہ لہو بہوت حرام ہے۔
 ۳۔ کسی بزرگ یا معزز آدمی کے آنے کے وقت تعظیماً کھڑا ہونا مضائقہ نہیں۔ مگر
 اس کے بیٹھنے سے بیٹھ جانا چاہئے۔ یہ کفار کی مشابہت ہے کہ سردار بیٹھا
 رہے اور سب حشم و خدم دست بستہ کھڑے رہیں۔ یہ تکبر کا شعبہ ہے۔ البتہ

جہاں زیادہ بے تکلفی ہو اور بار بار اسٹھنے سے ان بزرگ کو تکلیف ہوتی ہو تو نہ اسٹھ

(تعلیم الدین - ص ۹۱)

۱۔ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس طرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے۔ البتہ اگر بدن نہ کھلے تو مضائقہ نہیں ہے۔

بیٹھنے لیٹنے اور
چلنے کے آداب

۲۔ بن بٹھن کر اتراتے ہوئے مت چلو۔

۳۔ چار زانو بیٹھنا۔ اگر براہ تکبر نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔

۴۔ اسٹے مت لیٹو۔

۵۔ ایسی چھت پر مت سو جس میں آڑ نہ ہو۔ شید لڑھک کر گر پڑو۔

۶۔ کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں مت بیٹھو۔

۷۔ عورت اگر بہ ضرورت باہر نکلے تو سڑک کے کنارے کنارے چلے پیچھے

میں نہ چلے۔ (تعلیم الدین - ص ۹۱)

۱۔ اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بدوں اطلاع و اجازت

اس کے مکان میں مت جاؤ۔ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو

اور تین بار پکارنے سے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے

اجازت لینے
کے آداب

آؤ۔ اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکارے اور بے بلائے مت جاؤ

شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص عام مجلس میں بیٹھا ہے تو اس کے

پاس جانے کے لئے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔

۲۔ اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے کہ کون ہے ؟ تو یوں مت کہو کہ

میں ہوں۔ بلکہ اپنا نام بتلاؤ (کہ مثلاً زید ہوں) (تعلیم الدین - ص ۹۰)

شعر کہنے سننے کے آداب

۱۔ برا شعر کہنا تو برا ہی ہے۔ مباح اشعار میں بھی اس قدر شغولی، بری ہے کہ جس سے دین و دنیا کی ضروریات میں حرج ہونے لگے۔ اور اسی کی دھن ہو جائے۔

۲۔ جس طرح عورت کو احتیاط ضروری ہے کہ غیر مرد کے کان میں اس کی آواز نہ

پڑے۔ اسی طرح مرد کو احتیاط واجب ہے کہ خوش آوازی سے غیب

عورتوں کے روبرو اشعار وغیرہ پڑھنے سے اجتناب رکھے۔ کیونکہ عورتیں

رفیق القلب ہوتی ہیں۔ ان کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ (تعلیم الدین - ص ۹۵)

کسی کا دل خوش کرنے کے لئے خوش طبعی کرنا مضائقہ نہیں مگر اس میں دو امر کا لحاظ رکھو۔ ۱، جھوٹ نہ بولو

مزاح کے آداب

۲، یہ کہ اس شخص کا دل آزر دہ نہ کرو۔ یعنی اگر وہ برا ماننا ہے تو ہنسی مت کرو۔

(تعلیم الدین - ص ۹۹)

۱۔ وظیفہ پڑھتے وقت خاص طور سے قریب بیٹھو

کہ انتظار کرنا قلب کو متعلق کر کے وظیفہ کو محفل کرتا

ہے۔ البتہ اپنی جگہ بیٹھا رہے تو کچھ حرج نہیں۔

کسی کا انتظار کرنے کے آداب

(آداب المعاشرت - ص ۱۳)

۲۔ جب کسی کے انتظار میں بیٹھنا ہو۔ تو ایسے موقع پر اور اس طور سے مت بیٹھو

نہ اس شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ تم اس کا انتظار کر رہے ہو۔ اس سے خواہ

خواہ اس کا دل مشغول ہو جاتا ہے اور اس کی یکسوئی میں خلل پڑتا ہے۔

(اس لئے) اس سے دور اور نکا ہوں سے پوشیدہ ہو کر بیٹھو۔

(آداب المعاشرت - ص ۱۰)

ہدیہ دینے کے آداب | یہ ہدیہ کے وہ آداب ہیں جس کا لحاظ نہ رکھنے سے ہدیہ کا لطف اور اصلی غرض یعنی ازیاد

محبت فوت ہو جاتی ہے۔

۱۔ جس کو ہدیہ دے پوشیدہ دے آگے اس کو مناسب ہے کہ ظاہر کر دے

۲۔ اگر ہدیہ غیر نقد ہو تو حتی الامکان مہدی الیہ (جس کو ہدیہ دیا جائے) کی رغبت کی تحقیق کرے۔ ایسی چیز دے جو اس کو مرغوب ہو۔

۳۔ ہدیہ دے کر یا ہدیہ سے پہلے اپنی کوئی غرض پیش نہ کرے۔ کہ مہدی الیہ کو شبہ خود غرضی کا ہوتا ہے۔

۴۔ مقدار ہدیہ کی اتنی زیادہ نہ ہو کہ مہدی الیہ کی طبیعت پر بار ہو۔ اور کم جتنا چاہے ہو۔ مضائقہ نہیں۔ اہل نظر کی نظر مقدار پر نہیں بہتی خلوص پر ہوتی ہے اور زیادہ ہونے کی صورت میں واپسی کا احتمال ہو۔

۵۔ اگر مہدی الیہ کسی مصلحت سے واپس کرنے لگے تو وجہ واپسی کی تحقیق کر کے آئندہ اس کا خیال رکھے لیکن اس وقت اصرار نہ کرے۔ البتہ جو وجہ بنا رہا واپسی کی ہے اگر وہ وجہ واقعی نہ ہو تو اس کے عدم وقوع کی اطلاع فوراً کرنا بھی مضائقہ نہیں بلکہ مستحسن ہے۔

۶۔ جب تک مہدی الیہ پر اپنا خلوص ثابت نہ کر دے ہدیہ پیش نہ کرے۔

۷۔ حتی الامکان ریلوے پارسل کے ذریعہ ہدیہ نہ بھیجے کہ مہدی الیہ کو کئی طرح کا آگ

میں لقب ہے۔ (آداب المعاشرت - ص ۱۲، ۱۳)

۸۔ اگر مہدی الیہ سے کچھ فرمائش کرنا ہو تو ہدیہ نہ دے۔ اس میں مہدی الیہ کو یاد دلانے کا ہونا پڑتا ہے یا مجبور۔

۱۔ جہاں تک ممکن ہو سفر تنہا مت کرو۔

آداب سفر ۲۔ جب کام ہو چکے۔ جلدی اپنے ٹھکانے آجاؤ۔ خواہ مخواہ

سفر میں بے آرام مت رہو۔

۳۔ شب کے سفر میں منزل جلدی کٹتی ہے۔

۴۔ سفر میں مصلحت ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں۔ شاید باہم کچھ تکرار (یا) اختلاف ہو جائے تو فیصلہ آسان ہو۔

۵۔ سالارِ قافلہ کو چاہئے کہ تمام مجمع کا خیال رکھے۔ کوئی چھوٹ تو نہیں گیا۔ کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے۔

۶۔ قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے سب قریب مل کر ٹھہریں۔ کسی پر آفت آئے تو دوسرے مدد تو کر سکیں۔

۷۔ اگر بوجہ قلتِ سواروں کے ہمراہیوں میں باری مقرر ہو تو سب کو ہی انصاف

کی رعایت ضروری ہے اپنے کو ترجیح نہ دے۔ قاعدہ مقررہ کے موافق سب کو عمل درآمد ضروری ہے خواہ سردار ہی کیوں نہ ہو۔ (تعلیم الدین - ص ۸۷، ۸۸)

وعظ کئے کے آداب ۱۔ ضروری ہے کہ واعظ عادل، محدث، مبصر اور سلف کے حالات اور ان کے طریق کار کا

علم رکھتا ہو۔ ۲۔ مستحب ہے کہ فیض ہو کہ لوگوں کو ان کی مقدارِ فہم سے زیادہ باتیں نہ بتائیں۔

۳۔ وجہیہ و وقت والا ہو۔

۴۔ لوگوں سے ایسی حالت میں بات نہ کرے جبکہ ان میں ملال اور تعب ظاہر ہو۔

بلکہ ایسے وقت ختم کر دے جبکہ ان میں سننے کا شوق و رغبت محسوس نہ ہو۔

۵۔ واعظ کو چاہئے کہ سخت گیر نہ ہو بلکہ لوگوں سے آسانی کرنے والا ہو۔

۶۔ خطاب کرتے وقت سب کو دیکھے صرف مخصوص جماعت یا مخصوص فرد کو مخاطب نہ بنائے۔

۷۔ کسی قوم کی وعظ میں بالمشافہ ملامت و ندمت نہ کرے اور نہ کسی شخص معین پر تکیہ کرے۔

۸۔ وعظ میں بیکار اور لالچینی باتوں سے اجتناب کرے اور نیک باتوں کا حکم دے۔

۹۔ وعظ کرنے سے قبل پاک جگہ پر بیٹھ کر حمد و ثناء اور درود شریف سے شروع

کرے اور انہی چیزوں پر ختم کرے۔

۱۰۔ عامہ مومنین کے لئے عموماً اور حاضرین کے لئے خصوصاً دعا کرے۔

(ماتہ دروس۔ ص ۱۱۸)

۱۱۔ ابن الوقت نہ ہو۔ یعنی لوگوں کی غوث مدین نہ کرے۔

۱۲۔ روایات موضوعہ اور اٹکل پچو قصے بیان نہ کرے۔

۱۔ واعظ کے رد برو بیٹھیں۔

۲۔ لہو و لعب۔ بے ہودہ باتیں اور آپس

وعظ سننے کے آداب

میں بات چیت نہ کریں۔

۳۔ واعظ کی بات سے دل میں کوئی شبہ پیدا ہو تو مجلس میں خاموش رہے

اور جب کہنے والا فارغ ہو تو اس وقت اپنا شبہ پیش کرے اور اگر دقیق

بات ہو تو خلوت اور تنہائی میں دریافت کرے۔ (ماتہ دروس۔ ص ۱۱۹)

خوشبوؤں کے آداب

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی ایک راحت ہے۔ گھر کی راحت اس کا جھاڑو دینا۔ اور کپڑے کی راحت اسے خوشبو لگانا ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ مشک دلوں کو قوت دیتا ہے۔ عنبر دماغ کو قوت بخشتا ہے۔ کافور پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے۔ اور عود معدہ کو تقویت پہنچاتی ہے۔ (مائتہ دروس - ص ۱۲۲)

۱۔ اگر ممکن ہو تو قریب الموت شخص کو قبلہ رو لٹایا جائے۔

سکرات اور بعد موت کے آداب

۲۔ اس کو کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کی جائے

مگر اس کو پڑھنے کا حکم نہ کیا جائے۔ شاید وہ موت کی تکلیف سے انکار کر دے۔

۳۔ مستحب ہے کہ اس کے سر پر سورۃ یسین پڑھی جائے۔

۴۔ دنیوی امور میں کوئی چیز اس کے سامنے بدول ضرورت شرعی نہ کی جائے۔
دقطنے اور امانتیں ضرورت شرعی میں داخل ہیں۔

۵۔ اگر وہ خود کسی کو بلاتے تو تھوڑی دیر کے لئے وہ شخص آئے اور جلد واپس چلا جائے۔

۶۔ اس کے پاس زیادہ لوگ جمع نہ ہوں۔

۷۔ اس کے سامنے رحمت و مغفرت کا تذکرہ کرنا مناسب ہے۔

۸۔ اس کے سامنے رونے کی آواز بلند نہ کریں۔

۹۔ اس کے پاس نیک لوگ بیٹھیں اور اس کی سلامتی ایمان اور شیطان سے حفاظت کی دعا کرتے رہیں۔

۱۰۔ اگر کوئی نامناسب بات اس سے ظاہر ہو تو اس کا عام حیر چاہ نہ کیا جائے بلکہ اسے اس کے زوال عقل پر محمول کیا جائے۔

۱۱۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کی تجہیز و تدفین میں جلدی کی جائے۔

۱۲۔ اس کی قبر کو چوند وغیرہ نہ لگایا جائے۔ اور نہ اس پر کوئی عمارت بنائی جائے

۱۳۔ نہ اس کی قبر پر کپڑے اور پھولوں کی چادر پہنائی جائے۔

۱۴۔ نتیجہ۔ دسویں چہلم وغیرہ کے طعام کا انتظام کیا جائے۔ کیونکہ ان

سب ناجائز رسوم کی بنیاد ریاء ہے۔ البتہ بلا قید و رسوم اس کے لئے ایصالِ ثواب کرے خواہ کچھ پڑھ کر خواہ مالی۔

۱۵۔ تعزیت کی مدت صد مہ تک ہے۔

ماتہ دروس ص ۱۲۶
۱۔ بیعت کی اصل غایت تعلیم و تقسیم ہے۔ اس لئے
آداب سلوک یہ لوازم طریق سے نہیں اصل مقصود استفاضہ ہے۔

۲۔ ذکر سے زیادہ تہذیب و اخلاق اور دیانت کا اہتمام ہونا چاہیئے، طاعتین کے اندر اہتمام دین اور فکر جائز دنیا پائز پیدا ہو جانا، اصل مقصود و مجاہدہ نفس ہے ورنہ گھنٹہ دو گھنٹہ ضربیں لگا لینا نفس پر اس قدر گراں نہیں۔

۳۔ اصلاح اعمال کی فکر پیدا ہونے کے بعد ساتھ ساتھ ذکر و شغل شروع کر دینے میں مصالحت نہیں۔

۴۔ تمام سلسلوں کے بزرگان دین کا نصب العین طالبان حق کی اصلاح باطن ہے اس لئے کسی سلسلہ کی تنقیص یا ان کے بزرگوں کیساتھ سوءظن خطرناک ہے اسی بنا پر بیعت کے وقت سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (اور اس سلسلہ کے تمام بزرگان) بیعت کے وقت طالب کو چاروں سلسلوں میں داخل فرماتے ہیں تاکہ اس قسم کا گمان و خیال بھی مرید کے دل میں پیدا نہ ہو۔

۵۔ کسی شیخ سے بیعت ہونا کافی نہیں بلکہ اس سے بیعت ضروری ہے کہ چند دن شیخ کے پاس رہے اور تعلیمی خرد و کتابت جاری رکھے کیونکہ اصل مقصود اصلاح ہے۔
۶۔ اختیاری اور غیر اختیاری کا مسئلہ تقریباً نصف سولہ ہے اس کو اپنے شیخ سے اچھی طرح سمجھ لے یعنی نفل اختیاری کا ترک بھی اختیاری ہے یعنی ہمت کر کے اختیار کو عمل میں لاؤ اور چھوڑ دو اور غیر اختیاری امر کا انسان مکلف ہی نہیں جس میں دینی ضرر ہو اس لئے اس کا علاج پرچھنے کی ضرورت ہی نہیں۔

(بصائر الخیر الامت، ملخصاً للعبارت احقر)

۱۔ نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا خیال رکھو، مال جمال اور

آداب نکاح

حسب نسب کے پیچھے مت پڑو۔

۲۔ اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ اور کسی غیر مرد کا تعیش ہو جائے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کر دو۔

۳۔ اگر کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے تو اگر بن پڑے تو اس کو ایک

رنگاہ سے دیکھ لو، کبھی بعد نکاح اس کی صورت سے نفرت نہ کر دو۔

۴۔ نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے۔

۵۔ نکاح کے بارے میں اگر کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیر خواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہے تو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں۔

۶۔ اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج چکا ہے جب تک اس کا جواب نہ مل جائے یا وہ خود چھوڑ نہ بیٹھے تم پیغام مرت دو۔ (تعلیم الدین ص ۳۸، ۳۶، ۳۷)

۱۔ اگر مجمع میں دھار والی چیزیں لے کر گزرنے کا اتفاق ہو
دھار والی چیزوں کے آداب
تو دھار کی جانب چھپالینا چاہیے تاکہ کسی کے لگ نہ جائے،
۲۔ دھار والی چیز سے کسی کی طرف اشارہ کرنا گونہسی ہی میں ہونوع ہے، شاید ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جائے۔

۳۔ تلوار، چاقو، کھنسا ہر کسی کے ہاتھ میں مرت دو، یا تو بند کر کے دو یا زمین پر رکھ دو تاکہ دوسرا شخص اپنے ہاتھ سے اٹھا لے۔ (تعلیم الدین)

۱۔ جب کسی کا قرض ادا کیا کرو تو ادا کرنے کے ساتھ اس کو قرض کے آداب دعا بھی دیا کرو، اور اس کا شکریہ بھی ادا کیا کرو۔

۲۔ اگر تمہارا قرض دار غریب ہو، اس کو پریشان مت کرو، مہلت دو یا جزویاً مل معاف کر دو، اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کی سختی سے نجات دیں گے۔

۳۔ تم کسی کے قرض دار ہو تو خراب چیزیں اس کا حق مت ادا کرو بلکہ اسی ہمت رکھو کہ اس کے حق سے بہتر اس کو ادا کیا جائے (مگر معاملہ کے وقت یہ معاہدہ جائز نہیں)۔

۴۔ اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرض یا کسی کی امانت یا کوئی اور حق ہو تو اس کی یادداشت بطور وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھو۔ (تعلیم الدین ص ۳۲)

نئے پھل کے آداب | ۱۔ نیا پھل جب تمہارے پاس پہنچے تو اسکو آنکھوں اور

لبوں سے لگاؤ اور یہ دُعا پڑھو: اللہم کما اریتنا اولۃ
فاننا آخرۃ پھر کئی بچہ پاس ہو تو: سجدیدو۔
تعلیم الدین ص ۳۵

بالوں کے آداب | ۱۔ اگر بال سفید ہونا شروع ہو جائیں تو ان کو اکھاڑ کر مت نکالو۔

۲۔ اگر سر پر بال ہوں تو انہیں دھو تے رہو، کنگھی کرتے رہو
یا تیل لگایا کرو، اسی طرح ڈاڑھی کو بھی، مگر ہر وقت کنگھی چوٹی میں رہنا واجب بات ہے۔
۳۔ لڑکوں کا سر مُنڈا دینا بال رکھنے سے بہتر ہے۔

۴۔ کسی کے بال ملا کر اپنے بال بڑھانا اور بدن گوشت حرام ہے۔

۵۔ سفید بالوں میں خضاب کرنا مستحب ہے مگر سیاہ خضاب سے ممانعت آئی ہے
۶۔ لمبیں کاٹنا، زیر ناٹ بال لینا اور بغل کے بال لینا فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے
مگر چالیس روز سے زیادہ بال کو چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

۷۔ ڈاڑھی کاٹنا جب مٹھی سے زائد نہ ہو منع ہے البتہ اگر ایک آدھ بال بڑھا ہوا
ہو اس کو برابر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

تعلیم الدین، صفائی معاملات ص ۴۶، ۵۱
گھر کے آداب | ۱۔ گھر کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھو، گھر کے رو پر و خُش خاشاک
جمع مت کرو۔ ۲۔ گھر میں تصویر مت رکھو۔

۳۔ اپنے گھر جا کر گھر والوں کو سلام کرو۔
تعلیم الدین ص ۴۶، ۵۱

چھینکنے کے آداب | ۱۔ جب چھینک آئے تو الحمد للہ کہو اور سُننے والا
برحمت اللہ کہے اور چھینک آنے والے کو

یہدیکم اللہ کہہ کر جواب دینا چاہیئے۔

۲۔ اگر کسی کو کثرت سے چھینک آنا شروع ہو جائیں تو پھر ہر بار یہ حملہ اللہ کو مٹا دینا ضروری نہیں۔

۳۔ جب چھینک آئے تو منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لے اور پرت آواز سے چھینک لے، (۳) جھائی کو حتی الامکان روکنا چاہیئے اور اگر نہ روکے تو منہ ڈھانپ لینا چاہیئے۔
تعلیم الدین ص ۵

نام رکھنے کے آداب ۱۔ نہ ایسا نام رکھو جس سے فخر و عوے پایا جائے
۲۔ نہ ایسا جس کے بُرے معنی ہوں۔

۲۔ بندہ حسن، بندہ حسین، بنی بکشت وغیرہ نام مت رکھو۔
۳۔ سب سے اچھا نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے۔
تعلیم الدین ص ۵۲

بات کرنے کے آداب ۱۔ باتیں بہت تکلف سے

چاہنا کہ مت کرو۔ نہ کلام میں زیادہ مبالغہ کرو۔
۲۔ کلام میں تو وسط کا لحاظ رکھے، نہ اتنا طول کرے کہ لوگ گھبرا جائیں نہ اس قدر اختصار کہ لوگ سمجھ بھی نہ سکیں۔

۳۔ بعض اوقات سرسری طور پر ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے کہ جہنم میں لے جاتی ہے، جب سوچ کر بولو گے تو اس آفت سے محفوظ رہو گے۔

۴۔ بات ہمیشہ صاف صاف اور بے تکلف کہہ دیا کرو، تکلف کی

تہید وغیرہ نہ کرے۔

۵۔ اگر کوئی تم کو سخت کلمہ کہے اسی قدر تم بھی کہہ سکتے ہو اور زیادتی کرنے میں پھر تم گناہگار ہو گے۔

قصدا سبیل ص ۴۰، تسلیم الدین

صحبت کے بعض خاص آداب جو شخص کسی ایسے شخص کی

صحبت میں رہے جو مرتبہ میں اس سے بڑا ہو تو لائق اس کے ٹٹے یہ ہے کہ اس کے اقوال و افعال پر اہتِ راض نہ کرے، بلکہ جو کچھ اس سے ظاہر ہو اس کو کسی اچھے محل پر عسول کرے، اور اس کے احوال کی تصدیق کرے۔

۲۔ جب تمہاری صحبت میں کوئی ایسا شخص رہے جو مرتبہ میں تم سے کم ہے تو اس کے حقوقِ صحبت میں خیانت تمہاری جانب سے یہ ہے کہ اس کی حالت میں جو نقصان ہو اس پر اس کو متنبہ نہ کرو۔

۳۔ جب تم کسی ایسے شخص کی صحبت میں ہو جو درجہ میں تمہارے برابر ہے تو صحیح راستہ تمہارے ٹٹے یہ ہے کہ اس کے عیوب سے چشم پوشی کرو اور جب تک ممکن ہو اس کے قول و فعل کو تادیل کر کے کسی اچھے محل پر عسول کرو، اور اگر تادیل نہ ہو سکے تو بھی اپنے نفس کا قصور سمجھے، اس کے ساتھ نرمی اور موافقت کا معاملہ کرو۔

(مقالات صوفیہ ص ۱۴۴)

تعویذ کے آداب

- ۱۔ اگر تعویذ میں کوئی آیت لکھنا ہو تو با وضو ہو کر لکھنا چاہیئے۔
- ۲۔ تعویذ لینے والا بھی با وضو ہو کر تعویذ اپنے ہاتھ میں لے، البتہ جس کاغذ پر وہ آیت لکھی ہے دوسرے صاف کاغذ میں اسکو لپیٹ دیا جائے تو بے وضو بھی اسکو ہاتھ میں لینا درست ہے۔
(اعمال قرآنی صفحہ)

ناخنوں کے آداب

- ۱۔ ہاتھ پاؤں کے ناخن دور کرنا بھی سنت ہے البتہ مجاہد کے لئے دار الحرب میں ناخن اور مونچھ نہ کٹنا چاہیئے۔
- ۲۔ ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کترانا بہتر ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیاں تک بالترتیب کتر کرے بائیں چھنگلیاں سے کٹ دے اور دائیں انگوٹھا پر ختم کر دے اور پیر کی انگلیوں میں دائیں چھنگلیاں سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیاں پر ختم کر دے یہ ترتیب بہتر اور اولیٰ ہے۔ اس کے خلاف بھی درست ہے۔
- ۳۔ کٹے ہوئے بال اور ناخن دفن کر دینا چاہیئے، دفن نہ کریں تو کسی محفوظ جگہ ڈال دیں، یہ بھی جائز ہے۔ مگر نجس اور گندمی جگہ نہ ڈالے اس سے بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

۴۔ ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برس کی بیماری ہو جاتی ہے۔
(صفحات ۵۶، ۵۷)

اخبارات و قومی جرائد میں آیات و احادیث لکھے جانے کے آداب

۱۔ ایسے اخبارات و رسائل جن کے متعلق عادت غالبہ سے یہ معلوم ہو کہ ردی میں ڈالے جائیں گے۔ ان میں آیات قرآنی یا احادیث لکھنا جائز نہیں اگر ان اخبارات کی بے ادبی ہوئی تو اس کا گناہ جیسے بے ادبی کرنے والے کو ہو گا ویسا ہی اس کے لکھنے اور چھاپنے والے کو بھی ہو گا۔
۲۔ ایسے اخبارات میں اصل عبارت کی بجائے ترجمہ لکھنے پر اکتفا کریں۔

۳۔ خطوط کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ بھی عموماً ردی میں ڈال دیئے جاتے ہیں اس لئے اکابر اس میں لبم اللہ کی بجائے ۸۶، اور اللہ تعالیٰ کے نام کے بفضلہ تعالیٰ لکھتے تھے۔

۴۔ جس کاغذ پر قرآن کی کوئی آیت یا حدیث یا مسائل شرعیہ لکھے ہوں اس میں کسی چیز کو لپیٹنا، پیک کرنا بھی بُرا ہے اور ایسے کاغذات کی طرف پاؤں پھیلانا بھی بُرا ہے۔

۱۔ جانوروں کو تڑپاڑ پا کر مرت مارو۔
۲۔ جانوروں کو آگ جلا کر مارنا ناجائز ہے

موتی جانوروں کی بلنے کے آداب

- ۳۔ حدیث میں ہے موزی جانور کو تکلیف دینے سے پہلے مار ڈالو۔
- ۴۔ سانپ اگر اچانک گھر سے نکل آئے تو تین دفعہ آواز دو کہ وہ چلا جائے چوتھی دفعہ اس کو مار ڈالو، اس لئے کہ حدیث میں بعض سانپوں کو مارنے کی ممانعت ہے کیونکہ جن وغیرہ بھی سانپ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔
- سوئے ہوئے | حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے سلام کہتے تھے تاکہ اگر جاگتے ہوں تو سلام اور اگر
- آدمی کے آداب | نیند میں ہوں تو خلل نہ پڑے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوئے ہوئے شخص کے پاس بلند آواز سے ذکر کرنا یا قرآن مجید پڑھنا یا اتنے زور سے استنجے کے ڈھیلے توڑنا جس سے اس کی نیند میں خلل ہو نا جائز اور آداب معاشرت کے خلاف ہے۔

(مواظظ حسنہ)

- سفارش کے آداب | ۱۔ اگر قرینہ سے معلوم ہو جائے کہ سفارش کرنے سے دوسرے آدمی پر بوجھ ہو گا تو ایسی سفارش نہ کرے
- ۲۔ اگر سفارش کی ضرورت ہو تو اس میں صاف ظاہر کر دینا چاہیئے کہ تمہاری مصلحت کے خلاف نہ ہو تو یہ کام کرو۔
- ۳۔ آجکل کی سفارش جبر و اکراہ ہے کہ اپنے اپنے اثر سے دوسروں پر زور ڈالتے ہیں جو شرعاً جائز نہیں، اگر سفارش کر دو تو اس طرح سے کہ مخاطب کی آزادی میں ذرا براہِ خلل نہ پڑے، وہ جائز بلکہ ثواب ہے۔
- (آداب زندگی ص ۲۱۲)

ادارۃ تالیفات اشرفیہ کا مقصد عظیم

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحبہا لدی قدس سرہ
کے

افادات اور نامور نایاب تصانیف کی اشاعت و تبلیغ کرنا؛

بہیں نقش قدم اشرف علیؒ محفوظ رکھنا ہے

وہ جو فرما گئے ہیں، اُسے محفوظ رکھنا ہے

نعاون کی صورتیں

- صرف ۲۰/- روپے پیشگی ارسال فرما کر ادارہ کی ممبری قبول فرمائیں!
- اگر آپ خود ممبر ہیں تو اپنے بے تکلف دوست و احباب کو ممبر بننے کی ترغیب دیں۔
- دارالمطالعہ، لائبریریوں اور کتب خانوں کیلئے ادارہ کی مطبوعات خرید فرمائیں، اہل ثروت حضرات ادارہ کا لٹریچر خرید کر احباب میں تقسیم فرمائیں۔
- سب احباب ادارہ کی ترقی اور بقاء مفید ہونے کی دعا کریں اور حضرت حکیم الامت مولانا صاحبہا لدی کے مواعظ حسنہ کا مطالعہ فرمائیں، انشاء اللہ العزیز اس سے فکر آخرت پیدا ہوگی!!

ہماری مطبوعات

- مکتوبات اشرفیہ ○ معارف گنج مراد آبادی ○ نمازیں و ساوس کا علاج
- خیر الافادات ○ معارف الکابر ○ نیک صحبت اور اسکی ضرورت ○ اشرف الاداب
- جواہر حسن ○ تذکرہ حسن ○ اشرف اللطائف ○ لیلیۃ القدر ○ حکیم الامت کی آراء
- معارف شیخ الہند ○ تعلیم الطالب ○ دو چیزوں کی حفاظت پر حجت کی ضمانت